آزمائشی اشاعت

آسان اُردو

چوتھی جماعت کے لیے

(بہ مطابق نصاب ۲۰۲۳ء)

سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ، جام شورو

طبع کنندہ: یونیورسل بُک ڈپو، حیدرآباد۔

مفت تقسیم کے لیے

جملہ حقوق بہ حق سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ محفوظ ہیں

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

منظور شدہ: نظامتِ نصاب، جائزہ و تحقیق سندھ، جام شورو اور محکمہ تعلیم و خواندگی برائے اسکول سندھ۔

جائزہ شدہ: صوبائی کمیٹی برائے جائزہ درسی کتب و نصاب سندھ۔

مراسلہ نمبر: ایس ای ایل ڈی/ایچ-سی-ڈبلیو/۱۸/۲۰۱۸ بہ تاریخ ۲۶ اپریل ۲۰۲۴

نگران اعلیٰ

پرویز احمد بلوچ

چیئرمین سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

نگراں

ناہید اختر

مصنفین/مؤلفین

❖ محمد ناظم علی خاں ماتلوی ❖ ارشد محمود ❖ غلام محمد اصغر ❖ اسماء نعیم

صوبائی جائزہ کمیٹی

- سید مسرّت حسین رضوی
- نیّر رفیق
- ڈاکٹر عتیق احمد جیلانی
- نشاط حسین
- وسیم مغل
- ڈاکٹر عابدہ صدیقی
- زاہدہ بنگش

مدیر

ڈاکٹر شذرہ حسین شر

سرورق/السٹریشن

ساجدہ یوسف شیخ

پروف ریڈر

اورنگ زیب لاسی

کمپوزنگ، لے آؤٹ ڈزائننگ

ڈی۔ٹی۔پی شعبۂ سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

مطبع یونیورسل بک ڈپو، حیدرآباد۔

مفت تقسیم کے لیے

فہرست

نمبر شمار	عنوان		صفحہ نمبر
۱۔	حمد	(نظم)	۶
۲۔	ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ		۸
۳۔	نعت	(نظم)	۱۱
۴۔	ہمارا وطن		۱۳
۵۔	ریل کا سفر		۱۶
۶۔	میٹھی عید		۲۱
۷۔	محنت سے چل رہے ہیں	(نظم)	۲۴
۸۔	میل جول		۲۷
۹۔	اچھی عادات		۳۰
۱۰۔	بھنبھور شہر کی سیر		۳۴
۱۱۔	محنت کا پھل		۳۸
۱۲۔	ڈاکٹر ادیب رضوی		۴۱
۱۳۔	ایک گائے اور بکری	(نظم)	۴۵
۱۴۔	موبائل		۴۸
۱۵۔	سندھ کی مقامی دست کاریاں		۵۱
۱۶۔	ڈاکٹر نبی بخش بلوچ		۵۴
۱۷۔	سامان کی حفاظت		۵۸
۱۸۔	لطیفے / بوجھو تو جانیں		۶۱
۱۹۔	آیا سبزی والا آیا	(نظم)	۶۴
۲۰۔	سردی کا موسم		۶۶
۲۱۔	سندھ کی تاریخی عمارات		۶۹

براے اساتذہ کرام

(پڑھانے سے پہلے اِسے ضرور پڑھیے)

صوبۂ سندھ کے اسکولوں میں، وہ طلبہ جن کی مادری زبان "اردو" کے علاوہ دیگر زبانوں میں سے کوئی ایک ہے، اُردو کو "آسان اُردو" کے نام سے تشکیل کردہ درسی کتاب کے تحت پڑھتے ہیں۔ خوش قسمتی سے اُردو اور سندھی دونوں زبانیں اکثر حروفِ تہجّی کی اَصوات واشکال، رسم الخط اور تحریری سمت کے لحاظ سے ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں۔ لہٰذا اساتذہ سبق کی مؤثر منصوبہ بندی، دل چسپ اور نتیجہ خیز تدریسی و آموزشی سرگرمیوں کے ذریعے طلبہ میں اُردو سُننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی مہارتیں بہ تدریج پیدا کر سکتے ہیں۔ اِس مقصد کے لیے "آسان اُردو" کی اس درسی کتاب کی تدریس کرتے ہوئے درج ذیل اقدامات شامل کر کے ابتدائی جماعتوں کے طلبہ کا اُردو زبان دانی کا عمل تیز کیا جا سکتا ہے جو کہ طلبہ کی آیندہ تعلیمی کامیابیوں پر منتج ہو سکتا ہے۔

(۱) حاصلاتِ تعلّم:

اس درسی کتاب میں شامل اسباق کے آغاز میں مقاصدِ تدریس، حاصلاتِ تعلّم (Learning Outcomes) کے عنوان سے درج ہیں، جو کہ "آسان اُردو" کے منظور شدہ صوبائی نصاب سے لیے گئے ہیں، جنھیں پڑھنے، سمجھنے اور ان کے حُصول کے لیے کمرۂ جماعت میں متعلقہ سرگرمیاں منعقد کرنا ازحد ضروری ہے۔

(2) سبق سے پہلے: (نئے الفاظ کا تلفظ و معنی)

سبق پڑھانے سے پہلے اسباق کی ابتدا میں دیے گئے نئے الفاظ ایک ایک کر کے بورڈ پر لکھیے۔ اِن پر اعراب لگا کر ہجوں سے پڑھائیے۔ الفاظ پڑھنا سکھانے کے دو طریقے ہیں جن میں سے کوئی ایک طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ پہلا طریقہ الف بائی طریقہ اور دوسرا اصوتی طریقہ کہلاتا ہے۔

الف بائی طریقے میں لفظ میں شامل حُروف کو زیر، زبر، پیش کے ساتھ جوڑ کر پڑھایا جاتا ہے مثلاً لفظ "زندگی" اس طرح پڑھایا جائے گا:

زے نون زیر زِن، دال زبر دَ، زندَ،
گاف چھوٹی یے گی = زِندگی

صوتی طریقے میں درج ذیل انداز سے پڑھائیں گے:

/ز/،/ن/،/د/ = /زِندَ/
/گ/،/اِی/گی = زِندگی

(نوٹ: یہ علامت // جن حروف کے اطراف آئے گی، اُن حروف کے نام کی بہ جائے آوازیں ادا کی جائیں گی)

سبق کے آغاز میں دیے گئے الفاظ پڑھوانے کے ساتھ ہی اُن کے معانی اور استعمال بھی بتا دیے جائیں تا کہ بعد میں جب طلبہ سبق پڑھیں تو اُنھیں تفہیمِ عبارت میں آسانی ہو۔

(3) پیشین گوئی کرنا (Prediction):

سبق سے پہلے ایک اور سرگرمی جو تفہیم عبارت کے لیے کمرۂ جماعت میں منعقد کرائی جاسکتی ہے اسے "پیشین گوئی کرنا" کہتے ہیں۔ یہ دو طرح سے کرائی جاسکتی ہے۔ ایک سبق کے عنوان پر طلبہ کی توجہ مرکوز کرواکر کہ وہ سبق کے نام پر غور کریں اور بتائیں کہ انھیں کیا لگتا ہے کہ اس سبق میں کون سی معلومات ہوں گی؟ کیا کیا باتیں بیان کی جائیں گی، وغیرہ۔

دوسرا یہ کہ سبق کی عبارت کے ساتھ دی گئی تصاویر پر غور کریں اور اندازہ لگائیں کہ سبق میں کون کون سے تصورات ہوں گے؟ کون کون سے کردار ہوں گے یا کہانی کس جگہ کی ہوگی؟ وغیرہ

سبق پڑھنا

سبق کا متن پہلے خود درست تلفظ، مناسب آواز، متاثر کن لب و لہجے کے ساتھ پڑھیے۔ پھر دو تین طلبہ سے پڑھوائیے۔ طلبہ کی جوڑیاں (Pairs) یا گروہ (Groups) بنا کر خاموش خوانی کرائیے ساتھ ہی مشقی سوالات بھی دے دیجیے کہ وہ عبارت پڑھیں، سمجھیں اور دیے گئے سوالوں کے جواب دیں۔ طلبہ کی بلند خوانی و خاموش خوانی کے دوران انھیں نہ ٹوکیں بلکہ آخر میں بازرسی (feedback) فراہم کرتے ہوئے اغلاط کی درستی کیجیے۔

لکھنا:

ابتدائی جماعتوں میں لکھنا سکھانے کی بنیادی سرگرمی نقل نویسی ہے سبق کی ابتدا میں جو نئے الفاظ آپ نے پڑھائے تھے وہی الفاظ بورڈ پر جلی اور خوش خط انداز میں لکھیے اور طلبہ سے سلیٹ، تختی یا کاپی پر نقل نویسی کرائیے۔ لکھنے کی عادت ذرا پختہ ہو تو اگلا مرحلہ املا نویسی کا ہے۔ املا نویسی میں پہلے نئے الفاظ کا املا لکھنے کی مشق کرائیے پھر بہ تدریج جملوں اور عبارات کی املا نویسی کرائیے۔

لکھنے کی اِن بنیادی سرگرمیوں کے علاوہ ہر سبق کے ساتھ دی گئی مشقوں میں بھی لکھنے کی مختلف سرگرمیاں شامل ہیں، جنھیں کمرۂ جماعت میں طلبہ کی سرگرم شرکت کے ساتھ منعقد کیا جاسکتا ہے۔

زبان شناسی / قواعد:

زبان شناسی یا قواعد سکھانے کے لیے عملی طریقہ استعمال کیجیے روزمرہ زندگی کی مثالوں اور حالتوں (Situations) کو استعمال کرتے ہوئے قواعد سکھانے کا فطری و عملی طریقہ اختیار کیجیے مثلاً اسم ضمیر سکھانے کے لیے ایک طالب علم کو اپنے پاس بلائیے اور اسے کمرۂ جماعت سے باہر جانے کا کہیے چند لمحوں بعد اُسے واپس بلائیے اور اپنی نشست پر بیٹھنے کے لیے کہیے۔ اَب بورڈ پر دو جملے لکھیے:

"احمد کمرۂ جماعت سے باہر گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آگیا"۔

طلبہ کی توجہ اس بات پر دلائیے کہ پہلے جملے میں احمد کا نام لکھا ہے آپ بتائیے کہ دوسرے جملے میں احمد کے نام کی جگہ کون سا لفظ استعمال ہوا ہے۔ طلبہ جواب دیں گے کہ "وہ" اِس موقعے پر انھیں "ضمیر" کی تعریف بتائیے کہ نام کی جگہ استعمال ہونے والے الفاظ "ضمیر" کہلاتے ہیں۔

مفت تقسیم کے لیے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ نظم دل چسپی اور توجہ سے سن کر اس کا مرکزی خیال بتا سکیں۔
۲۔ نظم کو اس کے پیغام اور متن کے مطابق حرکات و سکنات کے اظہار سے پڑھ سکیں
۳۔ ہم آواز الفاظ درست تلفظ سے ادا کر سکیں۔
۴۔ سادہ مصرعے، اشعار اور نظمیں بہ غور سن کر لطف اندوز ہو سکیں۔
۵۔ پانچ سے چھے حرفی الفاظ کا درست املا کر سکیں۔
۶۔ تختی / سلیٹ پر لکھنے کی مشق کر سکیں۔
۷۔ لفظوں میں نشانات، نیم دائرہ، بیضوی، دائرہ، درست طور پر بنا سکیں۔

حمد پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ یہ الفاظ درست تلفّظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے:

بَسائی۔ زِندَگی۔ تازگی۔ بَندَہ۔ رَہ نُما۔ آسرا۔

پہلا سبق:

حَمد

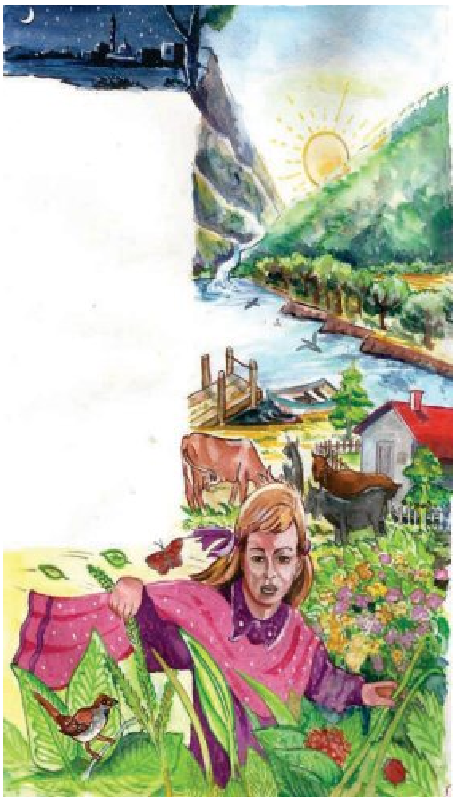

جس نے بَنائی دُنیا
جس نے بَسائی دُنیا
مجھ کو بھی زندگی دی
تجھ کو بھی زندگی دی
ہاں وُہ مِرا خُدا ہے

اُس نے بَنائے سارے
یہ چاند اور تارے
سورج کو روشنی دی
پُھولوں کو تازگی دی
ہاں وُہ مِرا خُدا ہے

لیتا ہوں نام اس کا
بندہ ہوں میں اُسی کا
وہ میرا رَہ نُما ہے
وہ میرا آسرا ہے
ہاں وُہ مِرا خُدا ہے

(صُوفی غلام مُصطفٰی تبسّم)

مفت تقسیم کے لیے

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) یہ دُنیا کِس نے بنائی ہے؟

(ب) سُورج کو کِس نے روشنی دی ہے؟

(ج) ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر کیوں ادا کرنا چاہیے؟

(د) اللہ تعالیٰ نے ہماری رہ نمائی کے لیے کیا انتظام فرمایا ہے؟

۲۔ یہ نظم زبانی یاد کیجیے۔

۳۔ اِس نظم کے مصرعوں اور اشعار سے لطف اندوز ہوتے ہوئے بلند خوانی کیجیے۔

۴۔ درج ذیل الفاظ تختی، سلیٹ، یا کاپی پر لکھیے:

دُنیا۔ زندگی۔ تازگی۔ رہ نُما۔ آسرا۔

۵۔ اس نظم کا مطلب اپنے الفاظ میں لکھیے۔

☆ ایسے الفاظ جو بولنے میں ملتے جلتے ہوں اور ان کا آخری حرف بھی ایک ہو "ہم آواز" الفاظ کہلاتے ہیں۔ جیسے: بتانے اور ستانے، جتانے وغیرہ۔

۶۔ درج ذیل ہم آواز الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے۔

بنائی۔ سجائی۔ بسائی۔ سنائی۔ پڑھائی۔

سرگرمیاں

- طلبہ باری باری حمد کے پیغام اور متن کی مناسبت سے احترام و عقیدت سے پڑھیں گے۔
- طلبہ گروہوں میں تقسیم ہو کر اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ دس دس نعمتیں ایک چارٹ پر لکھیں گے اور کمرۂ جماعت میں پیش کریں گے۔

برائے اساتذہ

- کمرۂ جماعت میں طلبہ کی ذہنی سطح کے مطابق دل چسپ اور سادہ نظمیں، اشعار اور مصرعے اس طرح سنائیے کہ سننے والے سمجھیں اور لطف اندوز ہو سکیں۔
- طلبہ کو تختی یا سلیٹ پر اُردو رسم الخط میں لکھنے کی مشق کرائیے۔
- حروف کی مختلف شکلوں کی پہچان اور انھیں جوڑنے کی مشق کرائیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ مرکب جملے توجہ سے سن کر ان کا مفہوم سمجھ سکیں۔
۲۔ کسی موضوع پر گفتگو توجہ سے سن کر اس کا مفہوم سمجھ سکیں۔
۳۔ جملے میں شامل الفاظ روانی سے ادا کر سکیں۔
۴۔ عبارت پڑھ کر اس سے متعلق سوالات درست تلفظ اور لب و لہجے میں کر سکیں۔
۵۔ الفاظ کے معنی و مفہوم ذہن میں رکھتے ہوئے پڑھ سکیں۔
۶۔ جملے سیدھی سطر میں لکھ سکیں۔

سبق پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے:

بُرائیاں۔ حِفاظَت۔ صادِق۔
وَحی۔ نازِل۔ پَروَرِش۔ حُکم۔

دوسرا سبق: ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ہمارے پیارے نبی حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ (ترجمہ: حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) پر اور آپ کے آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر رحمت اور سلامتی ہو۔) عَرَب کے مشہور شہر مکّے میں پیدا ہوئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے والد کا نام حضرت عبد اللہ اور والدہ کا نام حضرت بی بی آمنہ تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دادا حضرت عَبْدُ الْمُطَّلِب تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب نے کی۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ساری دنیا کے لیے رحمت اللعالمین بن کر آئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ اگر کوئی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس کوئی چیز رکھتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اسے حفاظت سے رکھتے اور جب وہ مانگتا تو اسی طرح واپس کرتے۔ اسی لیے لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو صادق اور امین کہتے تھے۔

عرب کے لوگوں میں طرح طرح کی بُرائیاں تھیں۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنھیں بُرائیوں سے بچایا۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عُمر چالیس سال ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ کی طرف سے وَحی نازل ہوئی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ کے حکم سے لوگوں کو اسلام کی تعلیم دی اور سیدھا راستہ دکھایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ کے آخری نبی اور ساری دنیا کے لیے رَحمت ہیں۔

مفت تقسیم کے لیے

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کہاں پیدا ہوئے؟

(ب) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش کس نے کی؟

(ج) لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو صادق اور امین کیوں کہتے تھے؟

(د) ہم برائیوں سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

۲۔ خالی جگہیں پُر کیجیے:

(الف) ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا نام ________________ ہے۔

(ب) ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی والدہ کا نام ________________ ہے۔

(ج) ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دادا کا نام ________________ ہے۔

(د) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ، اللّٰہ کے ________________ نبی ہیں۔

۳۔ درج ذیل لفظوں سے جملے بنائیے:

مشہور - حکم - پرورش - راستہ - سچ

❖ حامد نے پانی پیا۔

❖ وہ گھر سے نکلا تو بارش آ گئی۔

❖ اُسے جانا تھا مگر وہ نہیں گیا۔

❖ پہلا جملہ سادہ یا مفرد جملہ ہے جس میں بات مکمل ہو رہی ہے۔ دوسرے اور تیسرے جملے کو مُرکّب جملہ کہیں گے کیوں کہ ان میں دو، دو جملے ملا کر بات مکمل کی گئی ہے۔

۴۔ اس سبق سے دو مرکّب جملے تلاش کر کے لکھیے۔

مفت تقسیم کے لیے

سرگرمیاں:

- طلبہ باری باری کمرۂ جماعت میں دیے گئے سبق سے کسی عبارت کی بلند خوانی، الفاظ کے معنی و مفہوم ذہن میں رکھتے ہوئے، درست تلفظ روانی اور لب و لہجے سے کریں گے۔ دیگر طلبہ عبارت سے متعلق سوالات کریں گے۔
- طلبہ اس سبق کا دوسرا پیراگراف خوش خط لکھ کر استاد کو دکھائیں گے۔
- تصویر مکمل کر کے رنگ بھریے۔

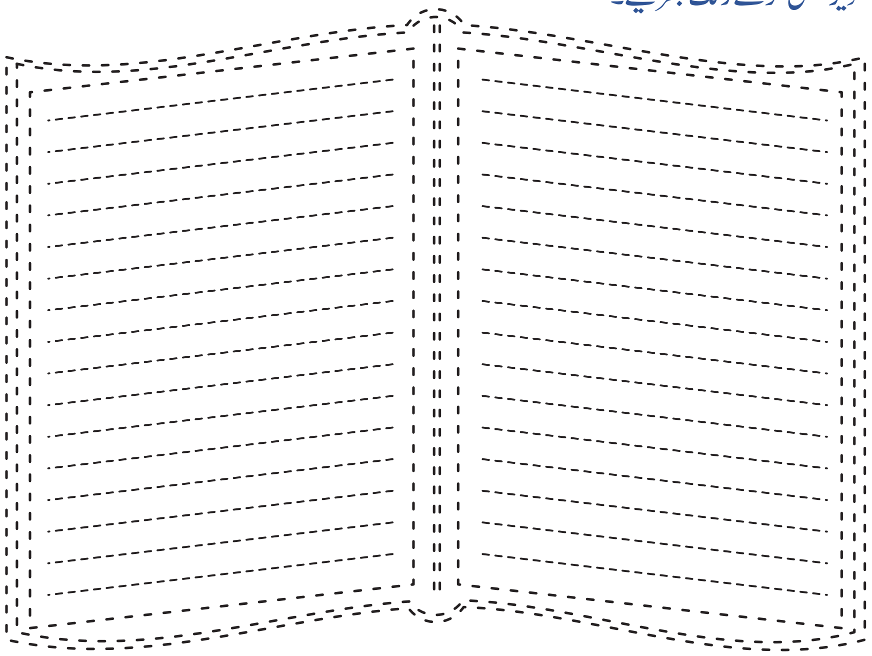

برائے اساتذہ:

- کمرۂ جماعت میں "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اخلاق" کے موضوع پر گفتگو کیجیے، نیز جملوں کا تسلسل سمجھنے میں طلبہ کی رہ نمائی کیجیے۔
- دیے گئے سبق سے مُرکّب جملے تلاش کرنے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

مفت تقسیم کے لیے

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ ملتی جلتی آوازوں کو سمجھ کر تمیز کر سکیں۔ مثلاً دکان، مکان، سامان

۲۔ نظم و نثر کی مناسب آواز، آہنگ، لب و لہجے اور تاثرات سے بلند خوانی کر سکیں۔

۳۔ مجوزہ الفاظ سے ہم آواز الفاظ بنا سکیں۔

۴۔ احکامات کے مطابق عمل کر سکیں۔

۵۔ بڑوں کی ہدایت سن کر اور متعلقہ مواد پڑھ کر اپنی صحت و صفائی کی ذمے داریوں کو بہتر انداز سے پورا کر سکیں۔

سبق پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے:

راہ بر۔ رہ نُما۔ فلک۔ حق۔ ہادی۔ مَقام۔ درُود۔

تیسرا سبق:

نَعت

وہ حق کی باتیں بتانے والے
وہ سیدھا رستہ دکھانے والے
وہ راہ بَر، رہ نما ہمارے
نبیؐ ہمارے، نبیؐ ہمارے
دُرُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر

بلند نبیوں میں نام اُنؐ کا
فلک سے اُونچا مَقام اُنؐ کا
ہمارے ہادی، خُدا کے پیارے
نبیؐ ہمارے، نبیؐ ہمارے
دُرُود اُنؐ پر، سلام اُنؐ پر

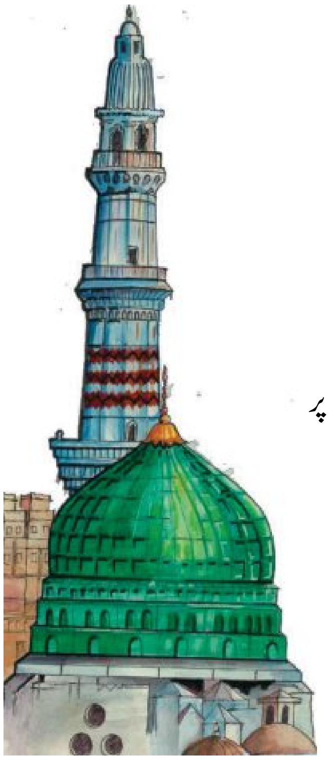

(صُوفی غلام مُصطفٰے تبسّم)

مشق

۱۔ **درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:**

(الف) حق کی باتیں ہمیں کِس نے بتائیں؟

(ب) ہم دُرود اور سلام کِس پر بھیجتے ہیں؟

(ج) سیدھا رستہ کسے کہتے ہیں؟

۲۔ **اِن لفظوں کو خوش خط لکھیے:**

حق۔ راہ بر۔ رہ نما۔ دُرُود۔ مَقام۔

۳۔ **یہ نعت زبانی یاد کیجیے۔**

۴۔ **درج ذیل الفاظ کے ہم آواز الفاظ لکھیے:**

(الف) پر،----------------- ---------------

(ب) فلک،------------- -------------------

(ج) ہمارے،---------- ------------------

سرگرمی:

تمام طلبہ استاد کی ہدایات کے مطابق ہفتۂ صفائی بھرپور انداز میں منائیں گے۔

برائے اساتذہ:

نظم کی مناسب آواز، آہنگ، لب و لہجے اور تاثرات سے بلند خوانی کرنے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ مضمون شوق اور توجہ سے سن کر اسے درست ترتیب سے بتا سکیں۔
۲۔ الف بائی ترتیب سے الفاظ درج کر سکیں۔
۳۔ اپنے گھر سے متعلق تین سے پانچ سادہ جملے لکھ سکیں۔
۴۔ قومی اور ملی موضوعات پر لکھی ہوئی سادہ تقریریں کر سکیں۔
۵۔ اپنے محلے میں ہونے والی سرگرمیوں سے متعلق معلومات سن کر یاد رکھ سکیں۔
۶۔ خوش خطی، ڈرائنگ اور کاغذی اشیا کے نمونے بنا سکیں۔

سبق پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے:

بَندَر گاہ۔ دارُ الحُکُومَت۔ رہ نُمائی۔
سَر سَبز۔ مَعدَنیات۔ مہمان نَواز

چوتھا سبق:

ہمارا وطن

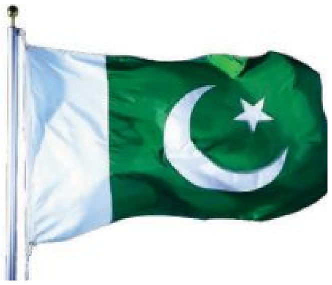

پاکستان ہمارا پیارا وطن ہے۔ اسے ہم نے قائدِاعظم کی رہ نمائی میں بڑی قربانیوں کے بعد ۱۴/ اگست ۱۹۴۷ء کو حاصل کیا ہے۔ اس کا دارُالحُکُومَت اسلام آباد ہے۔ کراچی پاکستان کا سب سے بڑا شہر اور مشہور بندر گاہ ہے۔

قدرت نے پاکستان کو ہر قسم کی نعمتوں سے نوازا ہے۔ یہاں اونچے پہاڑ، بہتے دریا اور سرسبز میدان ہیں۔ ہمارے ملک میں ہر قسم کی معدنیات جیسے گیس، تیل، لوہا اور کوئلہ وغیرہ پائی جاتی ہیں۔ قسم قسم کے پھل، سبزیاں اور اناج پیدا ہوتے ہیں۔ کارخانوں میں مختلف اَقسام کی چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔

ہمارا قومی پرچم ساری دنیا میں ہماری پہچان ہے۔ اس کا رنگ سفید اور ہرا ہے۔ ہرے رنگ کے حصّے میں سفید چاند تارا بنا ہے۔ ہم پاکستانی بڑے محنتی، مہمان نواز، بہادر اور محبّت کرنے والے ہیں۔ ہم اپنے وطن سے بڑی محبّت کرتے ہیں۔ اِس کی ترقی اور خوش حالی کے لیے دن رات کام کرتے ہیں۔ ہم اپنے وطن کی حفاظت کے لیے اپنی جان بھی قربان کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔

مشق

ا۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) پاکستان کب آزاد ہوا؟

(ب) ہم نے کس کی رہ نمائی میں آزادی حاصل کی؟

(ج) قدرت نے پاکستان کو کن کن نعمتوں سے نوازا ہے؟

(د) ہمارے قومی پرچم کا رنگ کیسا ہے؟ اس پر کیا بنا ہوا ہے؟

(ہ) پاکستان کے لوگ کیسے ہیں؟

(و) ہم اپنے وطن کی ترقّی کے لیے کیا کیا کر سکتے ہیں؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

ا۔ پاکستان نام ہے:

(الف) شہر کا (ب) صوبے کا (ج) ملک کا (د) علاقے کا

۲۔ ہمارے ملک کا دارالحکومت ہے:

(الف) کراچی (ب) اسلام آباد (ج) لاہور (د) پشاور

۳۔ تیل اور گیس ہیں:

(الف) پھل (ب) اناج (ج) نمکیات (د) معدنیات

۴۔ دنیا میں پاکستان کی پہچان ہے:

(الف) قومی کھیل (ب) قومی لباس (ج) قومی پرندہ (د) قومی پرچم

۵۔ پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے:

(الف) کراچی (ب) لاہور (ج) پشاور (د) کوئٹہ

مفت تقسیم کے لیے

۳۔ درجِ ذیل الفاظ کو الف بائی ترتیب سے لکھیے۔ جیسے:

آم۔ تارا۔ رات۔ قربان۔ مشہور۔

چاند۔ رنگ۔ پرچم۔ وطن۔ جان

۴۔ اپنے گھر کے بارے میں پانچ جملے لکھیے:

سرگرمیاں:

۱۔ طلبہ گھر سے قومی / ملّی موضوعات پر سادہ تقریر لکھ کر یاد کریں گے اور اگلے دن کمرۂ جماعت میں سنائیں گے۔

۲۔ اپنے اسکول میں ہونے والی یومِ آزادی کی تقریب کا احوال درست تلفظ اور لب و لہجے میں بیان کریں گے۔

۳۔ طلبہ قومی پرچم کا کاغذی نمونہ بنائیں گے اور اس میں رنگ بھریں گے، نیز پرچم سے متعلق تین جملے خوش خط لکھیں گے۔

برائے اساتذہ:

طلبہ کو قیامِ پاکستان کے لیے کی گئی جدوجہد اور دی گئی قربانیوں کے بارے میں آگاہی دیجیے۔

طلبہ کو قومی پرچم کے بارے میں معلومات فراہم کیجیے۔

مفت تقسیم کے لیے

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ سادہ متن کی خاموش خوانی کر کے تفہیم پر مبنی سوالات کے جواب دے سکیں۔
۲۔ بصری الفاظ سن کر ان کا استعمال کر سکیں مثلاً فوراً، اس لیے، لیکن، بلکہ، بالکل
۳۔ اپنی پسندیدہ کتاب کے بارے میں دوسروں کو درست تلفظ اور لب و لہجے میں بتا سکیں۔
۴۔ تصویر دیکھ کر کہانی لکھ سکیں۔
۵۔ مناظر و مقامات دیکھ کر تین سے پانچ جملوں میں اپنے خیالات لکھ سکیں۔
۶۔ کہانی سن کر اس کا نتیجہ درست تلفظ اور لب و لہجے میں بتا سکیں۔
۷۔ سادہ جملوں پر مشتمل نامکمل کہانی مکمل کر سکیں۔

سبق پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے:

طَوِیل۔ عُبُور ۔ نشستوں۔ باسَہُولَت۔
مَنزِل۔ تَعطِیلات۔ خُوش خبَرِی۔ مُقرَّرَہ

پانچواں سبق:

ریل کا سفر

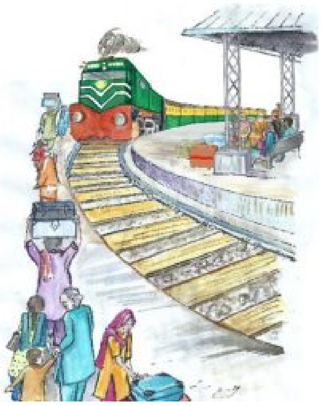

گرمیوں کی تعطیلات میں ابھی دو دن باقی تھے کہ ابّو نے ہمیں خوش خبری سنائی: "بچو! ہم اِن چھٹیوں میں چچا جان سے ملنے راول پنڈی چلیں گے۔" ہم دونوں بہن بھائی، جو اسکول کا کام کر رہے تھے، یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ میں نے ابّو سے پوچھا: "کیا ہم بس کے ذریعے راول پنڈی جائیں گے؟" ابّو نے جواب دیا: "ہم بس کے ذریعے بھی جاسکتے ہیں۔ لیکن طویل سفر کے لیے ریل زیادہ باسہولت اور آرام دہ ہے۔ ہمارے بزرگ اسے شاہی سواری کہا کرتے تھے۔" "کیا اِس میں بادشاہ سواری کیا کرتے تھے جو اسے شاہی سواری کہتے ہیں؟" چھوٹی بہن نے ابّو سے سوال کیا۔

ابّو نے مسکراتے ہوئے کہا: "تم سمجھیں نہیں۔ ریل گاڑی کو اس لیے شاہی سواری نہیں کہتے کہ اس میں بادشاہ سفر کرتے ہیں۔ اِسے اِس لیے شاہی سواری کہا جاتا ہے کہ اس میں بہت سی ایسی سہولتیں ہوتی ہیں جو دوسری سواریوں میں نہیں ملتیں۔ مثلاً ریل گاڑی میں چائے پانی اور کھانے پینے کی چیزیں مل جاتی ہیں۔ پنکھے بھی لگے ہوتے ہیں۔ رات کو سکون سے لیٹ کر سویا بھی جاسکتا ہے۔ ہم نے خوشی سے سر ہلایا۔ ابّو نے مزید کہا: "ریل گاڑی اپنے مُقرّرَہ وقت پر آتی اور جاتی ہے۔ اِس میں سفر کرنے کے لیے ہمیں وقت کی پابندی کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ یہ تو ہم جانتے ہی ہیں کہ وقت کی پابندی کے بڑے فائدے ہیں۔

”یہ تو بہت اچھی بات ہے۔“ میں نے کہا۔

میں نے اُسی دن چچا جان کو فون کر کے بتا دیا کہ ہم گرمیوں کی چھٹیوں میں اُن سے ملنے راول پنڈی آ رہے ہیں۔ ہم نے تیاری شروع کر دی۔ اللہ اللہ کر کے وہ دن بھی آ گیا جب ہم امّی ابّو کے ساتھ سفر کا سامان اٹھائے حیدر آباد ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ کچھ دیر انتظار کے بعد ریل گاڑی آ گئی اور ہم اس میں سوار ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد ریل گاڑی آہستہ آہستہ چلنے لگی اور پھر اس کی رفتار تیز ہوتی گئی۔

سفر کے دوران کبھی کوئی بچوں کی چیزیں بیچنے والا آ جاتا، تو کبھی کوئی جُوس والا۔ چائے والے بھی آوازیں لگاتے پھر رہے تھے۔ ریل گاڑی میدانوں، شہروں اور دریاؤں کو عبور کرتی تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔ ہمیں بہت مزا آ رہا تھا۔ رات ہوئی تو ہم بہن بھائی اوپر کی نشستوں پر چڑھ کر سو گئے۔ صبح جاگے تو ابّو نے بتایا کہ ہم راول پنڈی پہنچنے والے ہیں۔ بیس گھنٹے کا سفر مزے سے بہ آسانی طے ہو گیا۔ وقت کا پتا ہی نہیں چلا اور ہم اپنی منزل پر پہنچ گئے۔

مشق

۱۔ **درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:**

(الف) ابّو نے راول پنڈی جانے کے لیے ریل گاڑی کا انتخاب کیوں کیا؟

(ب) ریل کا سفر کس طرح بس کے مقابلے میں زیادہ سہولت والا ہے؟

(ج) ریل گاڑی کو شاہی سواری کیوں کہا جاتا ہے؟

(د) بچوں کو ریل کے سفر میں زیادہ مزا کیوں آتا ہے؟

۲۔ **درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:**

۱۔ ابو نے بچوں کو خوش خبری سنائی کہ وہ جائیں گے:

(الف) کراچی (ب) لاہور (ج) راول پنڈی (د) مری

۲۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں باقی تھے:

(الف) دو دن (ب) تین دن (ج) چار دن (د) پانچ دن

۳۔ لمبے سفر کے لیے آرام دہ اور باسہولت ذریعہ ہے:

(الف) کار (ب) وین (ج) بس (د) ریل گاڑی

۴۔ چچا رہتے تھے:

(الف) راول پنڈی میں (ب) اسلام آباد میں (ج) پشاور میں (د) کراچی میں

۵۔ اس سواری میں مسافر آرام سے لیٹ کر سو سکتے ہیں:

(الف) وین میں (ب) بس میں (ج) ریل میں (د) ہوائی جہاز میں

۳۔ درج ذیل بصری الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

لیکن ۔ فوراً ۔ اس لیے ۔ بلکہ ۔ بالکل ۔

۴۔ سفر کے دوران کیا کیا مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں؟ تین سے پانچ جملوں میں تحریر کیجیے۔

۵۔ تصویر دیکھ کر کہانی لکھیے۔

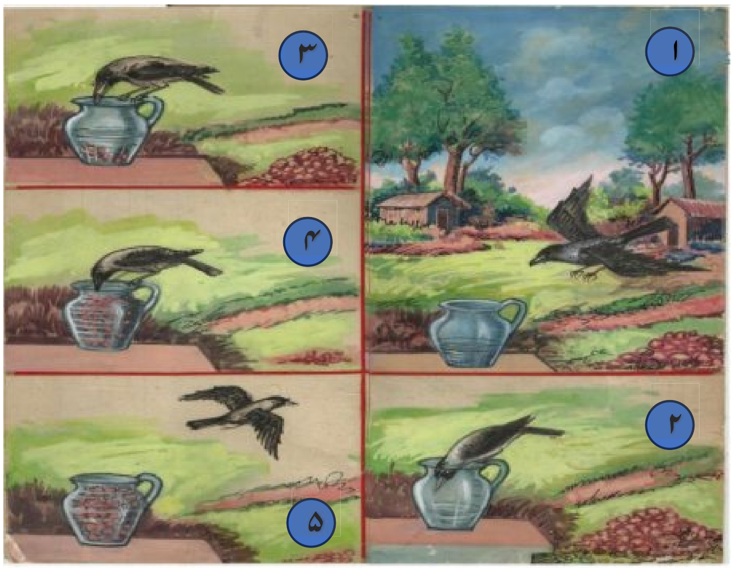

دیے گئے سادہ جملوں کے مطابق کہانی مکمل کیجیے۔

۱۔ خرگوش نے کچھوے سے کہا کہ "آؤ ہم دوڑ لگائیں۔"

۲۔ کچھوے نے کہا "ہاں کیوں نہیں!" خرگوش دوڑ میں آگے نکل گیا۔

۳۔ خرگوش نے کہا "میں تو بہت آگے آ گیا ہوں کیوں نہ کچھ دیر آرام کر لوں"۔

۴۔ خرگوش آرام کرتا رہ گیا اور کچھوا جیت گیا۔

سرگرمیاں:

❖ طلبہ پرچی پر اپنی اپنی پسند کی کہانی کی کتاب کا نام لکھیں گے، پھر باری باری کمرۂ جماعت میں اپنی پسند کی کتاب کے بارے میں درست تلفظ اور مناسب لب و لہجے میں بتائیں گے۔

❖ سفر کے دوران ملنے والے اجنبی افراد سے ملاقات کا احوال بیان کریں گے اور بتائیں گے کہ ان کے غیر شائستہ رویے نے آپ کو کس طرح پریشان کیا۔

برائے اساتذہ:

❖ طلبہ کو کتابیں پڑھنے کی ترغیب دیجیے۔ نیز دل چسپ اور مفید کتابیں تلاش کرنے میں ان کی مدد کیجیے۔

❖ طلبہ کو سمجھائیے کہ کوئی مضمون یا کہانی پڑھ کر اس کا نتیجہ یا سبق حاصل کرنا کیوں ضروری ہے۔ مشق کے لیے ان کی پڑھی ہوئی کہانی / کتاب کا نتیجہ یا اس سے حاصل ہونے والا سبق دریافت کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ عبارت شوق اور یک سوئی سے سن کر اس کا مطلب سمجھ سکیں گے۔
۲۔ درسی کتاب میں دیے گئے تفہیم اور تجزیے پر مبنی سوالات کے جوابات لکھ سکیں۔
۳۔ حروفِ جار (تک، پر، سے) کا استعمال کر سکیں۔
۴۔ بڑوں کے احترام اور چھوٹوں پر شفقت کے رویوں کا اظہار کر سکیں۔
۵۔ اسکول میں دوسرے مذاہب کے بچوں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھ سکیں۔
۶۔ قدرے طویل گفتگو سن کر اس کا مطلب سمجھ سکیں۔
۷۔ اپنے سے بڑوں اور چھوٹوں کی گفتگو میں حصہ لے سکیں۔

سبق پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے۔

چاند رات ۔ خُطبَہ ۔ عِیدگاہ ۔ فِطرَہ ۔ میٹھی ۔ عِیدُالفِطر ۔ سوَیّاں

چھٹا سبق:

میٹھی عِید

ابّو مغرب کی نماز پڑھ کر گھر لوٹے۔ گھر میں داخل ہوتے ہی اُنھوں نے آواز لگائی: ”بھئی ٹی وی کھولو، پتا تو چلے عید کا چاند دکھائی دیا یا نہیں۔“

”ابّو آج تو انتیس روزے ہی ہوئے ہیں!“ میں نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

ابّو بولے: ”بیٹا! چاند کا کوئی مہینا انتیس دن کا ہوتا ہے، کوئی تیس دن کا، اگر آج چاند نظر آگیا تو عید کل ہو گی ورنہ پرسوں۔“

”ابّو! رمضان والی عید کو میٹھی عید کیوں کہتے ہیں؟“ میں نے سوال کیا تو ابّو نے بتایا کہ اس عید پر ہم پہلے کوئی میٹھی چیز کھاتے ہیں، پھر عید کی نماز پڑھنے جاتے ہیں۔ اس لیے اسے میٹھی عید کہتے ہیں۔ اس عید کی نماز سے پہلے غریبوں میں فطرے کی رقم تقسیم کی جاتی ہے تا کہ وہ بھی عید کی خوشیاں منا سکیں۔ اسی لیے میٹھی عید کو عید الفطر یعنی فطرے والی عید بھی کہتے ہیں۔ یہ عید رمضان کے روزے رکھنے کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔ ابّو نے اپنی بات ختم کی ہی تھی کہ ٹیلی وژن پر چاند نظر آنے کی خبر آگئی۔ خبر سنتے ہی سب نے ایک دوسرے کو چاند کی مبارک باد دی اور عید کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ امّی عید کے کپڑے استری کرنے لگیں۔ باجی اپنے ہاتھوں پر مہندی لگوانے پڑوس میں چلی گئیں۔ میں ابّو کے ساتھ نئے جوتے لینے کے لیے بازار روانہ ہو گیا۔

عید کے دن سب نے نہا دھو کر نئے کپڑے پہنے۔ میں ابّو کے ساتھ سویّاں کھا کر عید کی نماز پڑھنے عید گاہ گیا۔ عید گاہ میں لوگوں کی بڑی تعداد جمع تھی۔ سب نے امام صاحب کے پیچھے عید کی نماز پڑھی اور خطبہ سنا۔ نماز ختم ہونے کے بعد لوگ ایک دوسرے سے گلے ملے اور عید کی مبارک باد دی۔ گھر پہنچ کر ابّو نے مجھے اور باجی کو عیدی دی۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) روزے مکمل ہونے کی خوشی میں ہم کون سی عید مناتے ہیں؟

(ب) میٹھی عید کو عید الفطر کیوں کہتے ہیں؟

(ج) عید کی نماز سے پہلے فطرہ کیوں دیا جاتا ہے؟

(د) عید کی نماز ختم ہونے کے بعد لوگ کیا کرتے ہیں؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ ابّو نماز پڑھ کر گھر آئے تھے:

(الف) ظہر کی (ب) عصر کی (ج) مغرب کی (د) عشاء کی

۲۔ عید کا چاند نظر آنے کی خبر ملی تھی:

(الف) اخبار سے (ب) مسجد سے (ج) ریڈیو سے (د) ٹیلی وژن سے

۳۔ میٹھی عید کہلاتی ہے:

(الف) عیدِ سعید (ب) عید الفطر (ج) قربانی کی عید (د) عیدِ میلاد النبیؐ

۴۔ عید گاہ میں نماز پڑھی جاتی ہے:

(الف) پانچ وقت کی (ب) جنازے کی (ج) جمعے کی (د) عید کی

۵۔ گھر پہنچ کر ابو نے مجھے اور باجی کو دی:

(الف) عیدی (ب) سویاں (ج) مٹھائی (د) مبارک باد

حرفِ جار:

۳۔ وہ حروف ہیں جو اسم کو فعل یا مشابہ فعل کے ساتھ ملاتے ہیں۔

مثلاً: میں۔ نے۔ سے۔ پر۔ کر۔ وغیرہ

۴۔ دیا گیا نمونہ سامنے رکھ کر استاد اور شاگرد کے درمیان مکالمہ لکھیے، جس میں بڑوں کے احترام اور چھوٹوں سے شفقت کو موضوع بنایا گیا ہو۔

۵۔ درج ذیل جملوں کو حروفِ جار (تک، پر، سے) لکھ کر مکمل کیجیے۔

(الف) احمد صبح سے شام ____________ کھیلتا رہتا ہے۔

(ب) پرندے درخت ____________ بیٹھے ہیں۔

(ج) میں بازار ____________ جاؤں گا۔

(د) کتاب میز ____________ رکھی ہے۔

(ہ) بچہ گیند ____________ کھیل رہا ہے۔

سرگرمی:

۱۔ طلبہ مختلف گروہوں کی شکل میں باپ بیٹے، استاد شاگرد کے درمیان مکالمے ادا کریں گے۔

۲۔ ہر گروہ سے کوئی دو طلبہ لکھا ہوا مکالمہ درست تلفظ اور مناسب لب و لہجے سے پڑھیں گے۔

برائے اساتذہ:

۱۔ دیگر مذاہب کے تیواروں کے بارے میں طلبہ کو آگاہی دیجیے۔

۲۔ والدین، اساتذہ اور طلبہ کے درمیان، ملاقات کا اہتمام کیجیے اور اس ملاقات میں ہونے والی گفتگو میں تمام بڑوں اور چھوٹوں کو حصّہ لینے کا موقع دیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ نئے الفاظ توجہ سے دہرا سکیں۔ مثلاً اخلاق (پہلے الف پر زبر) عقل (ق ساکن) علم (ل اور م ساکن) ملک (ل اور ک ساکن) وغیرہ۔

۲۔ جملہ سن کر اس کا ابتدائی یا آخری لفظ درست تلفظ سے ادا کر سکیں۔

۳۔ الفاظ میں ارکان کی تلاش کر سکیں۔ مثلاً لفظ باجا (با + جا دو رکنی)

۵۔ مذکر اور مؤنث اسما کی عام جمع بنا سکیں۔ مثلاً گھوڑا سے گھوڑے، گھوڑی سے گھوڑیوں۔

۶۔ کسی ذاتی یا تعلیمی الجھن کے حوالے سے درست تلفظ اور لب و لہجے میں سوال کر سکیں گے۔

۷۔ عام کرداروں پر مبنی سادہ مکالمے درست تلفظ اور لب و لہجے میں ادا کر سکیں گے۔

سبق پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے۔

کارخانے۔ مزدُور۔ نَونہالُ۔ رام کرنا۔

دَست کاریوں۔ راحَت۔ خَزانے۔

ساتواں سبق: محنت سے چل رہے ہیں دنیا کے کارخانے

اے نونہال بچّو! محنت سے کام کرنا
محنت کے بَل پہ ساری دنیا کو رام کرنا

محنت سے چل رہے ہیں دُنیا کے کارخانے
محنت سے مِل رہے ہیں ہر قوم کو خزانے

سب دَست کاریوں میں ڈالی ہے جان اِس نے
مزدُور کو دِکھادی دَولت کی کان اِس نے

محنت کرے گا جو بھی دَولت اُسے ملے گی
راحت اُسے ملے گی عِزّت اُسے ملے گی

جو قوم چاہتی ہے دنیا میں نام کرنا
نیّرؔ وہ جانتی ہے محنت سے کام کرنا

(محمّد شفیع الدّین نیّرؔ)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

الف۔ اس نظم میں نونہالوں کو کیا نصیحت کی گئی ہے؟

ب۔ محنت کرنے سے ہمیں کیا حاصل ہوتا ہے؟

ج۔ دست کاریوں میں کون کون سی چیزیں شامل ہیں؟

د۔ محنت نہ کرنے والوں کو زندگی میں کیا کیا نقصانات اُٹھانے پڑتے ہیں؟

۲۔ درج ذیل اسما کی عام جمع لکھیے: مثلاً: گھوڑا سے گھوڑے اور گھوڑی سے گھوڑیاں۔

مرغی، بکرا، لڑکی، بچّہ، مرغا، بکری، لڑکا، بچّی۔

۳۔ دیے گئے بے ترتیب اشعار کو ترتیب سے لکھیے۔

جو قوم چاہتی ہے دنیا میں نام کرنا۔

اے نونِہال بچّو! محنت سے کام کرنا۔

نیّرؔ وہ جانتی ہے محنت سے کام کرنا۔

محِنت کے بَل پہ ساری دنیا کو رام کرنا۔

۴۔ یہ نظم زبانی یاد کیجیے۔

۵۔ درج ذیل الفاظ کے ارکان الگ الگ کیجیے۔ جیسے باجا سے با + جا

محنت	دولت	راحت	دنیا	ڈالی
+	+	+	+	+

۶۔ درج ذیل شعر کی تشریح کیجیے:

محنت سے چل رہے ہیں دنیا کے کارخانے

محنت سے مل رہے ہیں ہر قوم کو خزانے

☆ دو یا دو سے زائد افراد کا کسی موضوع پر بات چیت کرنا مکالمہ کہلاتا ہے۔ مکالمہ لکھنے کا ایک مخصوص انداز ہوتا ہے۔ جس کا نمونہ ذیل میں دیا جاتا ہے:

مریض: السّلام علیکم ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر: وعلیکم السّلام۔ بھائی کیا تکلیف ہے؟

مریض: جناب مجھے کل سے نزلہ اور بخار ہے۔

ڈاکٹر: میں یہ دوائیں لکھ رہا ہوں۔ انھیں وقت پر لیں۔ ان شاءاللہ جلد آرام آجائے گا۔ (پرچہ لکھ کر دیتا ہے)

مریض: (پرچہ لیتے ہوئے) ڈاکٹر صاحب آپ کی فیس؟

ڈاکٹر: دو سو روپے (مریض فیس دے کر چلا جاتا ہے)

سرگرمیاں:

۱۔ کمرۂ جماعت میں طلبہ کو جملوں کے کارڈ تقسیم کیے جائیں گے۔ طلبہ باری باری ہر جملے کو درست تلفظ سے ادا کریں گے۔

۲۔ طلبہ کو چار گروہوں میں تقسیم ہوں گے۔ ہر گروہ کو تحریر کردہ بات / پیغام / واقعہ یا کہانی کا کارڈ دیا جائے گا۔ پھر وہ باری باری یادداشت کی بنیاد پر بتائیں گے کہ ان کے کارڈ میں کیا لکھا تھا۔

برائے اساتذہ:

۱۔ بات / پیغام / واقعہ / کہانی سنانے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

۲۔ کسی قریبی کارخانے کی سیر کروائیے یا اسکول کے قریب کسی کاری گر سے ملاقات کروائیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ سوالات غور سے سن کر ان کے جوابات دے سکیں۔
۲۔ حرکات (زیر، زبر، پیش) کو تبدیل کر کے پڑھ سکیں۔
۳۔ پانچ سے چھے حرفی الفاظ دیکھ کر خوش خط نقل کر سکیں۔
۴۔ امر و نہی، انکاریہ اور سوالیہ جملے بنا سکیں۔
۵۔ گھر / اسکول میں پیش آنے والے چھوٹے چھوٹے مسائل کو بات چیت / اتفاق رائے سے حل کر سکیں۔
۶۔ اپنے ارد گرد کے ماحول میں رونما ہونے والے واقعات کو دیکھ کر خوشی یا غم کا اظہار کر سکیں۔

سبق پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے۔

مِکّھیاں ۔ غَم بانٹنا ۔ مانِنْد ۔ چھَتّا۔
تَعلُّقَات۔ اِتّفاقْ۔ خاندان۔ قَبِیلے۔
اِخْتِلافاتْ۔

آٹھواں سبق:

میل جول

میل جول کے معنی ہیں: "آپس میں پیار اور محبت سے مل جل کر رہنا"۔ دنیا میں کوئی بھی انسان اکیلا نہیں رہ سکتا۔ اسے زندگی میں قدم قدم پر دوسرے انسانوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہر انسان اپنے غم اور خوشی میں دوسروں کو شریک کرنا چاہتا ہے۔ یہی میل جول انسان کے درمیان تعلقات کو مضبوط بناتا ہے۔

ہمارے نبی حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں۔ اگر جسم کے کسی حصّے میں درد ہو تو پورا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔" مطلب یہ کہ ہمیں دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنا چاہیے اور دوسروں کے غم بانٹنا چاہییں۔

کبھی آپ نے اپنے گھر کی دیوار پر غور کیا ہے؟ بہت سی اینٹیں مل کر ایک دیوار بناتی ہیں اور کئی دیواریں مل کر ایک گھر۔ اگر اینٹیں ایک دوسرے کا ساتھ چھوڑ دیں تو دیوار کمزور ہو کر گر جاتی ہے۔ قوم کی مثال بھی ایسی ہی ہے۔ افراد مل کر خاندان، قبیلے اور قوم بناتے ہیں۔ اگر قوم کے افراد مل جل کر اتحاد اور اتفاق سے نہ رہیں تو قوم کمزور ہو جاتی ہے۔

شہد کی مکّھیاں تو آپ نے ضرور دیکھی ہوں گی، یہ مل کر پھولوں کا رس جمع کرتی ہیں اور شہد کا چھتّا بناتی ہیں۔ اگر کوئی دشمن حملہ کرے تو متحد ہو کر اس کا مقابلہ کرتی ہیں۔ ہمیں بھی آپس کے اختلافات بھلا کر، پیار اور محبت سے رہنا چاہیے۔ اس طرح ہم دشمنوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور اپنے ملک کو ترقی دے کر خوش حال بنا سکتے ہیں۔

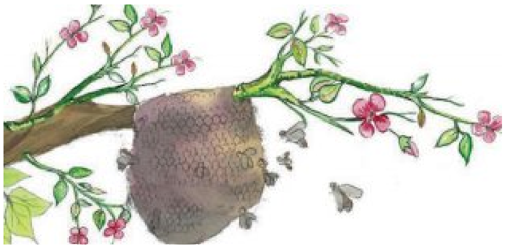

مشق

۱۔ درجِ ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) میل جول کے کیا معنی ہیں؟

(ب) شہد کی مکھّی دشمن کا مقابلہ کس طرح کرتی ہے؟

(ج) انسان اکیلا کیوں نہیں رہ سکتا؟

(د) اگر دیوار کی اینٹیں ایک دوسرے کا ساتھ چھوڑ دیں تو کیا ہو گا؟

(ہ) محلّے یا اسکول میں کوئی بچہ آپ کو تنگ کرے تو آپ کیا کریں گے؟

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ ہم مل کر اپنے ملک کو بنا سکتے ہیں:

(الف) امیر (ب) خوش حال (ج) عظیم (د) طاقت ور

۲۔ جسم کے ایک حصے میں درد ہو تو باقی جسم محسوس کرتا ہے:

(الف) آرام (ب) سکون (ج) بے چینی (د) تکلیف

۳۔ قوم کے افراد مل جل کر اتحاد و اتفاق سے نہ رہیں تو قوم ہو جاتی ہے:

(الف) کم زور (ب) بے بس (ج) مایوس (د) تنہا

۴۔ چھتّا بناتی ہے:

(الف) مکڑی (ب) مکھّی (ج) شہد کی مکھّی (د) چیونٹی

۵۔ ہم دشمن کا مقابلہ کر سکتے ہیں:

(الف) دولت سے (ب) طاقت سے (ج) تعلیم سے (د) اتحاد سے

۳۔ دیے گئے الفاظ کی حرکات (زیر، زبر، پیش) تبدیل کر کے نئے الفاظ بنائیے۔ جیسے: بَل سے بِل

پَل سے ______________

جُگ سے ______________

صَفر سے ______________

گِلا سے ________________

تیر سے ________________

۴۔ درجِ ذیل الفاظ خوش خط لکھیے:

ضرورت ۔ تعلقات ۔ دیوار ۔ خاندان ۔ کم زور

۵۔ آپ کس واقعے پر خوشی یا غم کا اظہار کریں گے:

(الف) کسی کی سال گرہ پر	خوشی	غم
(ب) دوست کی بیماری پر	خوشی	غم
(ج) کسی کے چوٹ لگنے پر	خوشی	غم
(د) کسی کی شادی پر	خوشی	غم
(ہ) کسی امتحان میں کے پاس ہونے پر	خوشی	غم

★ وہ جملہ جس میں کوئی کام کرنے کے لیے کہا جائے امر کا جملہ کہلاتا ہے جیسے: ”کھانا کھاؤ“

وہ جملہ جس میں کوئی کام نہ کرنے کا کہا جائے نہی کا جملہ کہلاتا ہے جیسے: ”جلدی جلدی پانی نہ پیو“۔

آپ ایسے ہی پانچ جملے ”امر“ اور پانچ جملے ”نہی“ کے بنائیے۔

سرگرمی:

ا۔ طلبہ پرچی پر اپنا اپنا کوئی ذاتی یا تعلیمی مسئلہ لکھیں گے۔ پھر باری باری اپنا مسئلہ پڑھ کر ایک دوسرے سے اس کا حل دریافت کریں گے۔

برائے اساتذہ:

ا۔ طلبہ سے گھر یا اسکول میں پیش آنے والے مسائل دریافت کیجیے۔ ان مسائل کو بات چیت یا اتفاق رائے سے حل کرنے میں اُن کی مدد کیجیے۔

سبق پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے۔

وَرزِش۔ سَوَیرے۔ شِکایَت۔ اِحتِرام۔ مَزِید۔ مَعذِرَت۔ عادات۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ اپنے روز مرہ کاموں کی خامیاں درست کر سکیں۔
۲۔ دوسروں کی خیریت دریافت کر سکیں۔
۳۔ کسی تقریب کا آنکھوں دیکھا حال بیان کر سکیں۔
۴۔ متضاد الفاظ کے جوڑے بنا سکیں۔
۵۔ صحیح اور غلط جملوں میں فرق کر سکیں۔
۶۔ ساتھیوں کو اپنی ضروریات بتا سکیں۔
۷۔ روز مرہ معاملات (اسکول، گھر، محلے، کھیل کے میدان) میں اچھا رویہ اختیار کر سکیں۔

نواں سبق:

اچھّی عادات

(اُستانی صاحبہ کلاس میں داخل ہوتی ہیں۔)

شاگرد: السّلام علیکم

اُستانی: وعلیکم السّلام بچّو!

عامر (کلاس میں داخل ہوتے ہوئے): اُستانی صاحبہ میں اندر آجاؤں؟

اُستانی: عامر! آج پھر آپ دیر سے آئے ہیں۔

عامر: اُستانی صاحبہ! صبح میری آنکھ دیر سے کُھلی۔

اُستانی: عامر بیٹا رات کو جلدی سو جایا کریں تاکہ صبح آنکھ جلدی کُھلے اور دیر بھی نہ ہو۔

عامر: جی اچھّا!

اُستانی: امجد! آپ کل اسکول کیوں نہیں آئے تھے؟

امجد: جی کل مجھے بخار تھا۔

اُستانی: لیکن امجد آپ کے ماموں زاد بھائی سہیل نے بتایا تھا کہ آپ اپنے ماموں کے گاؤں گھومنے گئے ہیں۔ آپ کو پتا ہے دو دن بعد آپ کے امتحان ہیں۔

امجد: جی اُستانی صاحبہ! میں گاؤں گیا تھا۔ ڈر کی وجہ سے جھوٹ بولا، معذرت چاہتا ہوں۔ آیندہ کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔

اُستانی: دیکھو بیٹا! جھوٹ بولنا بری بات ہے۔ کچھ بھی ہو جائے ہمیں ہمیشہ سچ بولنا چاہیے۔ آج میں آپ کو مزید اچھی عادات کے بارے میں بتاتی ہوں۔

۱۔ ہمیں رات کو جلدی سو جانا چاہیے اور صبح سویرے اٹھ جانا چاہیے۔
۲۔ ہمیں صبح سویرے اُٹھ کر ورزش کرنی چاہیے۔
۳۔ ہمیں پانچ وقت کی نماز پڑھنی چاہیے۔
۴۔ ہمیں اپنے والدین اور بزرگوں کا احترام کرنا چاہیے۔

۵۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے چاہییں اور کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔
۶۔ ہمیں اپنے سامان کی حفاظت کرنی چاہیے۔
۷۔ اپنا کام وقت پر کرنا چاہیے۔

۸۔ ہمیشہ صاف سُتھرا رہنا چاہیے۔
۹۔ اپنے گھر، محلّے، اسکول اور ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔
۱۰۔ ہمیں آپس میں مل جل کر کھیلنا چاہیے۔

عابدہ: اُستانی صاحبہ! آج سے ہم ان باتوں پر عمل کریں گے۔

امجد: جی ہاں اور آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دیں گے۔

اُستانی صاحبہ: بچّو! مجھے آپ سے اسی بات کی اُمید ہے۔ یہ اچھی عادتیں زندگی بھر آپ کے کام آئیں گی اور ان پر عمل کرنے سے آپ کام یاب اور خوش حال زندگی گزار سکیں گے۔

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجیے:

(الف) عامر اسکول دیر سے کیوں آیا؟

(ب) اُستانی کو امجد کے بارے میں سچ کس نے بتایا؟

(ج) کوئی بھی پانچ اچھّی عادات لکھیے۔

(د) اچھّی عادات اپنا کر ہم کیسی زندگی گزار سکتے ہیں؟

(ہ) اُستانی صاحبہ نے بچوں کو جھوٹ نہ بولنے کی نصیحت کیوں کی؟

سوال ۲: دیے گئے بیانات میں درست پر (✓) اور غلط پر (✗) کا نشان لگایئے:

(الف) روزانہ دانت صاف کرنے سے دانت خراب ہو جاتے ہیں۔ (   )

(ب) ہمیں ہمیشہ سچ کا ساتھ دینا چاہیے۔ (   )

(ج) صبح سویرے اُٹھ کر ورزش کرنی چاہیے۔ (   )

(د) بڑوں کی نافرمانی کرنا اچھی بات ہے۔ (   )

(ہ) امجد بیماری کی وجہ سے اسکول نہیں آیا تھا۔ (   )

سوال ۳: درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

آج - دن - کام یاب - سچّا - اچھّائی

سوال ۴: کالم "الف" اور "ب" کو ملا کر درست جملے بنایئے:

کالم "الف"	کالم "ب"
۱۔ ہمیں بڑوں کا	بولنا چاہیے۔
۲۔ ہمیں ہمیشہ سچ	وقت پر کرنا چاہیے۔
۳۔ کھانا کھانے سے پہلے	شکر ادا کرنا چاہیے۔
۴۔ ہمیں ہر وقت اللہ کا	بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔
۵۔ ہمیں اپنا کام	ادب کرنا چاہیے۔

سرگرمیاں:

۱۔ طلبہ ایسا واقعہ سنائیں گے جس میں کسی دوست کے جھوٹ نے اُسے بہت نقصان پہنچایا ہو۔

۲۔ طلبہ کمرۂ جماعت میں کسی تقریب کا آنکھوں دیکھا حال سنائیں گے۔

۳۔ تصویر میں رنگ بھریے۔

برائے اساتذہ:

۱۔ طلبہ کو اچھی عادات کی اہمیت سے آگاہ کیجیے۔

۲۔ طلبہ کو ایک دوسرے کی خیریت دریافت کرنے کے آداب سکھائیے۔

۳۔ طلبہ کو ان کے روز مرّہ معاملات (اسکول، گھر، محلے، کھیل کے میدان) میں اچھا رویّہ رکھنے کی تلقین کیجیے تاکہ ان میں باہمی اعتماد کی فضا پیدا ہو اور وہ بے تکلّفی سے ایک دوسرے کو اپنی ضروریات بتا سکیں۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

۱۔ پانچ سے سات لفظوں پر مشتمل جملے درست تلفظ اور لب و لہجے میں ادا کر سکیں۔
۲۔ ٹریفک کے نشانات، سنگِ میل اور سائن بورڈ کو پڑھ کر سمجھیں اور ان پر عمل کر سکیں۔
۳۔ درسی کتاب سے پیراگراف دیکھ کر خوش خط نقل کر سکیں۔
۴۔ واقعہ پڑھ کر اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں۔
۵۔ سنے اور پڑھے گئے مواد سے متعلق سوالات کر سکیں۔

سبق پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے۔

آثار ۔ بَرِّصَغِیر ۔ بحری ۔ بَندر گاہ ۔ داسْتان ۔ قَدِیم ۔ مُؤرِّخین

دسواں سبق:

بھَنبھور کی سیر

موسمِ گرما کی چھُٹّیوں میں ماموں ہم سے ملنے ہمارے گھر آئے تو ہم سب بہت خوش ہوئے۔ بھائی جان اُن کو اپنے کمرے میں لے گئے اور اپنے کالج کے پروگرام کی تصاویر دکھائیں جس میں اُنھوں نے ایک ڈرامے میں پنُّھوں کا کردار ادا کیا تھا۔ ماموں جان نے جب وہ تصاویر دیکھیں تو بھائی جان سے پوچھا: "بیٹا آپ کو پنُّھوں کے بارے میں پتا ہے کہ وہ کہاں سے تعلق رکھتا تھا؟" بھائی جان نے مسکراتے ہوئے کہا: "نہیں ماموں جان" پھر ماموں جان نے ہمیں ضلع ٹھٹہ کے شہر بھنبھور لے جانے کا پروگرام بنایا۔ شام کا وقت ہو گیا تھا۔ ہمیں صبح سویرے نکلنا تھا۔ ماموں جان نے سب کو جلدی سو جانے کی ہدایت کی تاکہ صبح جلدی روانہ ہو سکیں۔

صبح سات بجے تک ہم تیار ہو کر گاڑی میں ماموں جان کے ساتھ روانہ ہوئے۔ راستے میں ہمیں ایک جھیل نظر آئی۔ ماموں جان نے بتایا ہے کہ یہ ایک قدیم جھیل "کینجھر" ہے۔ یہ جھیل اُس زمانے کی ہے جب محمد بن قاسم اور راجہ داہر کی جنگ ہوئی تھی۔ اُس زمانے میں جھیل کا پانی مویشیوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ اِس جھیل سے تھوڑے فاصلے پر بھنبھور شہر ہے۔

جب ہم بھنبھور شہر کے قریب پہنچے تو وہاں بہت بھیڑ تھی۔ دور دراز علاقوں کے لوگ بھی تاریخی مقام دیکھنے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ ہمیں ماموں جان نے بتایا کہ بھنبھور شہر سندھ کے ضلع ٹھٹھ کا مشہور شہر ہے۔ وہاں آثارِ قدیمہ سے ملنے والی

اشیا سے پتا چلتا ہے کہ یہ ایک بڑا کاروباری مرکز تھا۔ یہاں ایک بڑی بندر گاہ تھی۔ بندر گاہ سے عرب تاجر بحری جہازوں کے ذریعے سے ہندوستان اور سری لنکا جایا کرتے تھے۔ یہ عرب تاجروں کا تجارتی راستہ تھا۔ بھنبھور شہر کا پرانا نام "دیبل" تھا۔ یہاں برصغیر کی پہلی مسجد تعمیر کی گئی تھی جس کی بنیاد اور دیواریں آج بھی موجود ہیں۔ مسجد کے برابر ایک اسکول بھی تھا۔ یہ آٹھویں صدی کا اسکول تھا۔ مسجد کا کَتبہ آج بھی سندھ میوزیم میں موجود ہے۔ سندھ کو "بابُ الاسلام" بھی کہا جاتا ہے۔

سندھ کی مشہور رومانوی داستان سسّی پُنّھوں بھی اس شہر سے وابستہ ہے۔ جس کا ذکر شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ نے اپنے رسالے میں کیا ہے۔ بھنبھور میں ایک میوزیم بھی ہے۔ ماموں جان ہمیں میوزیم لے گئے جہاں ہم نے بہت سی تاریخی اشیا دیکھیں۔ ماموں جان نے بتایا کہ ! بھنبھور شہر کو ٹھٹھ کی تحصیل کا درجہ دیا گیا ہے۔ پورا دن ہمیں وقت گزرنے کا پتا ہی نہیں چلا۔ پھر ہم گھر کے لیے روانہ ہوئے۔

گھر آ کر ہم نے رات کے کھانے پر امّی، ابّو کو سیر کا سارا حال سنایا۔ یہ سفر ہمیں زندگی بھر یاد رہے گا۔

مشق

سوال ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجیے:

(الف) بھائی جان نے کالج کے پروگرام میں کون سا کردار ادا کیا تھا؟

(ب) بھنبھور کس ضلع کا مشہور شہر ہے؟

(ج) سسی پنھوں کی داستان کس شہر سے وابستہ ہے؟

(د) بھنبھور کا ذکر کس مشہور شاعر نے اپنے رسالے میں کیا ہے؟

(ہ) بھنبھور شہر کی کوئی بھی تین خاص باتیں لکھیے۔

سوال ۲: دیے گئے بیانات میں سے درست جواب پر نشان لگائیے۔

۱۔ بھنبھور کا پرانا نام تھا:

(الف) دیبل (ب) اروڑ (ج) بکھر (د) کولاچی

۲۔ ضلع ٹھٹہ کی مشہور جھیل ہے:

(الف) منچھر (ب) ہالیجی (ج) کینجھر (د) ڈرگ

۳۔ بھنبھور میں، برصغیر کی پہلی تعمیر کی گئی تھی:

(الف) مسجد　(ب) عمارت　(ج) بندرگاہ　(د) یونی ورسٹی

۴۔ بھنبھور ایک بڑا مرکز تھا:

(الف) کاروباری　(ب) سیاسی　(ج) صنعتی　(د) مذہبی

۵۔ میوزیم میں موجود تھیں:

(الف) کتابیں　(ب) تصویریں　(ج) بندوقیں　(د) تاریخی اشیاء

سوال ۳: دیے گئے بیانات میں درست پر (✓) اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیے:

(الف) ٹھٹھہ صوبہ سندھ کا ایک اہم اور تاریخی شہر ہے۔ (　)

(ب) بھنبھور شہر ضلع سجاول میں واقع ہے۔ (　)

(ج) مسجد کا دروازہ آج بھی سندھ میوزیم میں موجود ہے۔ (　)

(د) بھائی جان نے ماموں جان کو تصاویر دکھائیں۔ (　)

(ہ) جھیل کا پانی مویشیوں کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ (　)

سوال ۴: درج ذیل الفاظ جملوں میں استعمال کیجیے:

سیر　مسجد　تصویر　شہر　جنگ

سوال ۵: سبق کا دوسرا پیراگراف خوش خط لکھیے۔

سوال ٦: دیے گئے اشارے دیکھ کر عبارت مکمل کیجیے۔

انعم کا ایک دن

صبح ہوئی ۔ رات ہوئی

انعم سوئی ۔ انعم جاگی

اسکول گئی ۔ باغ گئی ۔ ناشتا کیا

پودوں کو پانی دیا ۔ والدہ کی مدد کی

انعم نے سوچا ۔ کتاب پڑھی

دانت صاف کیے ۔ کھانا کھایا

سوال ۷: درج ذیل ٹریفک کے نشانات کو دی گئی ہدایات سے ملایئے۔

ٹریفک کے نشانات	ہدایات
	سڑک بند ہے
	ہارن بجانا منع ہے
	صرف سامنے جا سکتے ہیں
	گاڑی کھڑی کرنا منع ہے
	صرف دائیں طرف مڑ سکتے ہیں

سرگرمیاں:

ا۔ طلبہ کوئی پڑھی یا سُنی ہوئی کہانی / واقعہ اپنی کاپی پر لکھیں گے اور کمرہ جماعت میں پڑھ کر سنائیں گے۔ دیگر طلبہ سے سنے گئے مواد سے متعلق سوالات کریں گے۔

۲۔ طلبہ مختلف تفریحی مقامات کی تصاویر جمع کر کے لائیں گے اور اُن کا چارٹ بنا کر جماعت میں آویزاں کریں گے۔

برائے اساتذہ:

ا۔ پاکستان کے چند شہروں کے بارے میں معلومات جمع کرنے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

۱۔ انفرادی و گروہی خاموش خوانی کر کے عبارت کا مفہوم بیان کر سکیں۔

۲۔ تین سے پانچ الفاظ پر مشتمل مکمل جملہ سن کر املا کر سکیں۔

۳۔ دیے گئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کر سکیں۔

۴۔ اپنے ساتھیوں کو پڑھی ہوئی کہانیوں کے بارے میں بتا سکیں۔

۵۔ جملے میں فاعل، فعل، مفعول کی پہچان کر سکیں۔

۶۔ کہانی بہ غور سننے کے دوران نتیجے کی پیشین گوئی کر سکیں۔

۷۔ اپنے اسکول میں ہونے والی تقریبات کا احوال درست تلفظ اور لب و لہجے میں بیان کر سکیں۔

سبق پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے۔

صِحّت یاب۔ اچانک۔ خواہِش۔ کھیتوں اِکلوتا۔

گیارھواں سبق: محنت کا پھل

تنویر ایک غریب کسان کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اس کے ماں باپ کی خواہش تھی کہ تنویر پڑھ لکھ کر ایک بڑا افسر بنے۔ اس لیے وہ اُس کی ہر ضرورت پوری کرتے تھے۔ علی کے والد سارا دن کھیتی باڑی کرتے اور جو معاوضہ ملتا اس سے گھر کا اور تنویر کی پڑھائی کا خرچہ پورا کرتے تھے۔ مگر تنویر کو اس بات کا بالکل بھی احساس نہیں تھا کہ اس کے ماں باپ اس کے لیے کتنی محنت کر رہے تھے۔ ایک دن تنویر کے والد سخت بیمار ہوگئے اور دو دن تک کام پر نہ جاسکے۔ جب تنویر نے دیکھا کہ گھر میں کھانے پینے کا سارا سامان ختم ہوگیا، تو تنویر نے اپنی ماں سے کہا کہ امّاں کل میں صبح سویرے ابّا کی جگہ کام پر جاؤں گا۔ اس کی ماں نے روتے ہوئے کہا: ”نہیں بیٹا! تم اپنی پڑھائی خراب نہ کرو مشکل کے دن گزر ہی جائیں گے۔“ اِس پر تنویر نے کہا: ”امّاں صرف دو تین دن کی بات ہے پھر ابّا صحت یاب ہوجائیں گے تو میں اسکول جاکر اپنا کام مکمل کرلوں گا۔“

اگلی صبح تنویر کھیتوں پر جانے کے لیے روانہ ہُوا، اس نے سارا دن کھیتوں پر کام کیا۔ جب شام ہوئی تو اس کے مالک نے سب مزدوروں کو مزدوری دی۔ تنویر کی باری آئی تو وہ تھکا ہارا آگے بڑھا۔ مالک سے مزدوری لی تو دیکھا کہ پانچ سو کا نوٹ ہے۔ تنویر نے مالک سے کہا کہ میں نے اپنے والد کی جگہ کام کیا ہے۔ آپ مجھے سارے دن کی محنت کے صرف پانچ سو روپے دے رہے ہیں۔

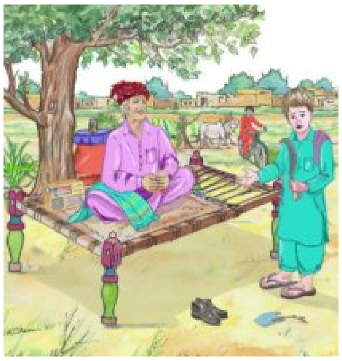

مالک نے تنویر سے کہا کہ تمھارے والد کی مزدوری بھی اتنی ہی ہے۔ تنویر سوچنے لگا کہ ابّا کس طرح گھر اور اسکول کا خرچ چلاتے ہیں۔ وہ گھر واپس آیا اور اپنی ماں کو پانچ سو روپے دیے۔ اُس کی امّی اس کے لیے کھانا لے کر آئیں تو دیکھا کہ تنویر رو رہا ہے۔ اُنھوں نے وجہ پوچھی تو تنویر نے کہا: "اماں آپ مجھے ایک بات بتائیں کہ ابّا کس طرح میرے اسکول اور گھر کا خرچ پورا کرتے ہیں" اس کی امّی نے بتایا کہ تنویر بیٹا! جب آپ کے اسکول کی فیس دینی ہوتی ہے تو وہ دن رات مزدوری کر کے فیس ادا کرتے ہیں۔ تنویر کو یہ بات سن کر بہت دکھ ہُوا۔ اُس نے اپنے دل میں عہد کر لیا کہ وہ محنت کر کے اپنے ماں باپ کی خواہش پوری کرے گا اور اپنے والد کا ہاتھ بھی بٹائے گا۔

تنویر اپنے والد کے پاس آیا اور کہا: "ابّا! آپ مجھے مہنگے اسکول سے نکال کر سرکاری اسکول میں داخل کروا دیں میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ محنت کر کے آپ کی ساری خواہشیں پوری کروں گا۔"

اس دن کے بعد تنویر نے سخت محنت کی اور اسکول سے لے کر کالج تک ہر امتحان میں اچھی پوزیشن لی۔ پھر تنویر نے مقابلے کے امتحان کی تیاری شروع کی۔ وہ اس امتحان میں بھی کامیاب ہو گیا۔ گھر آ کر تنویر نے والدین کو خوشی سے بتایا کہ اُس نے مقابلے کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ یہ سُن کر وہ بہت خوش ہوئے۔

دیکھا بچّو! جو اپنے والدین کا احترام کرتے ہیں اور محنت کرتے ہیں اللہ پاک اُنھیں محنت کا پھل ضرور دیتا ہے۔

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) تنویر کے والد کی کیا خواہش تھی؟

(ب) تنویر اپنے والد کی جگہ کام پر کیوں گیا؟

(ج) مالک نے تنویر کو کتنی مزدوری دی؟

(د) تنویر نے کون سا امتحان پاس کیا؟

(ہ) تنویر کی کامیابی کی وجہ کیا تھی؟

سوال ۲: دیے گئے الفاظ کے جملے بنائیے:

احترام　　محنت　　بیمار　　اکلوتا　　خرچہ

سوال ۳: درست الفاظ سے خالی جگہیں پُر کیجیے۔

(الف) اللہ تعالیٰ __________ کا پھل ضرور دیتا ہے۔

(ب) تنویر کے والد سخت __________ ہو گئے۔

(ج) امّی نے تنویر کو __________ کی نصیحت کی۔

(د) تنویر صبح سویرے __________ کے لیے روانہ ہوا۔

(ہ) تنویر نے اپنے ماں باپ سے پڑھنے کا __________ کیا۔

سوال ۴: درج ذیل جملوں میں فاعل، فعل اور مفعول کو الگ الگ کیجیے۔ مثال:

جملے	فاعل	فعل	مفعول
امی نے روٹی پکائی۔			
ابّو نے خط لکھا۔			
علی کتاب پڑھتا ہے۔			
مانو نے دودھ پیا۔			
بچے نے بستہ اٹھایا۔			

سوال ۵: اس سبق کے آخری پیراگراف کی خاموش خوانی کر کے اس کا مفہوم بیان کیجیے۔

سرگرمی:

ا۔ طلبہ باری باری اپنی پڑھی ہوئی کسی کہانی کے بارے میں بتائیں گے۔

برائے اساتذہ:

ا۔ تین سے پانچ لفظوں پر مشتمل جملوں کا املا کروائیے۔

۲۔ طلبہ کو کوئی دل چسپ کہانی سنائیے اور ان سے نتیجے کے بارے میں پیشین گوئی کروائیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ سنے اور پڑھے گئے مواد اور معلومات پر اپنی رائے دے سکیں۔
۲۔ ایک سے پچاس تک گنتی کا اردو ہندسوں اور لفظوں میں درست املا لکھ سکیں۔
۳۔ اپنے پسندیدہ استاد / استانی کے بارے میں درست تلفظ اور لب و لہجے میں بتا سکیں۔
۴۔ چھے سے آٹھ الفاظ پر مشتمل جملے روانی سے پڑھ سکیں۔
۵۔ کلمے (با معنی لفظ) اور مہمل (بے معنی لفظ) میں فرق کر سکیں۔
۶۔ مشہور شخصیات کی تصاویر دیکھ کر چار سے پانچ جملے لکھ سکیں۔

سبق پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے۔

اِعتِراف۔ جرّاحَت۔ طِب۔ مَہارَت۔
اَثاثَہ۔ جدِید۔ سَنَد

بارھواں سبق:

ڈاکٹر ادیب رضوی

سندھ کی سرزمین سے تعلق رکھنے والے ایسے کئی لوگ ہیں جنھوں نے اپنی ساری زندگی انسانی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ انھی لوگوں میں سے ایک ڈاکٹر ادیب الحسن رضوی ہیں۔ ڈاکٹر ادیب رضوی ۱۱ ستمبر ۱۹۳۸ء کو ضلع جون پور میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ڈاؤ میڈیکل کالج کراچی (اب یونی ورسٹی بن چکا ہے) سے طِب کی سَند حاصل کی۔ جراحت کی اعلیٰ تعلیم کے لیے آپ برطانیہ گئے۔

ڈاکٹر ادیب رضوی جرّاحت کی تعلیم حاصل کر کے وطن لوٹے اور سِول اسپتال کراچی میں ملازمت اختیار کی۔ ڈاکٹر صاحب نے گُردوں کے علاج کے لیے بڑی خدمات انجام دیں۔ اُنھوں نے سِول اسپتال کراچی میں آٹھ بستروں کے وارڈ سے اپنے کام کا آغاز کیا اور اپنی محنت، لگن اور مہارت سے اسے سندھ انسٹی ٹیوٹ آف یورولوجی اینڈ ٹرانس پلانٹ (SIUT) جیسے عظیم ادارے میں تبدیل کر دیا۔

اس ادارے کے لیے زمین حکومتِ سندھ نے دی۔ نجی شعبے کی مدد سے ڈاکٹر ادیب رضوی نے اس زمین پر چھ منزلہ جدید میڈیکل کامپلیکس قائم کیا۔ گُردوں کا یہ اسپتال اب تین سو بستروں پر مشتمل ہے۔ اس میں مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر ادیب رضوی نے حکومتِ سندھ کی مدد سے اسی طرز پر ایک جدید اسپتال گمبٹ میں بھی قائم کیا ہے۔

پاکستان میں پہلی بار گُردوں کی تبدیلی کا کارنامہ بھی ڈاکٹر ادیب رضوی نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ انجام دیا۔

ڈاکٹر ادیب رضوی کی خدمات کے اعتراف میں حکومتِ سندھ نے آپ کو لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ سے نوازا۔ وہ ہماری قوم اور ملک کے لیے قیمتی اثاثہ ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر ادیب رضوی کو لمبی عمر عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) ڈاکٹر ادیب رضوی نے طب کی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

(ب) ادیب رضوی جرّاحت کی اعلیٰ تعلیم کے لیے کہاں گئے؟

(ج) حکومت سندھ نے ڈاکٹر ادیب رضوی کی خدمات کا اعتراف کس طرح کیا؟

(د) ڈاکٹر ادیب رضوی کس طرح اپنے مقصد میں کام یاب ہوئے؟ اپنی رائے دیجیے۔

۲۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

۱۔ ڈاکٹر ادیب رضوی ضلع میں پیدا ہوئے:

(الف) میرپور (ب) خیرپور (ج) جون پور (د) نورپور

۲۔ ڈاؤ میڈیکل کالج ہے:

(الف) لاڑکانہ میں (ب) حیدرآباد میں (ج) بدین میں (د) کراچی میں

۳۔ پاکستان میں ڈاکٹر ادیب رضوی نے تبدیلی کا پہلا آپریشن کیا:

(الف) گُردوں کا (ب) دل کا (ج) آنکھ کا (د) جِگر کا

۴۔ ڈاکٹر ادیب رضوی نے برطانیہ سے تعلیم حاصل کی:

(الف) سیاسیات کی (ب) جراحت کی (ج) معاشیات کی (د) ریاضی کی

۵۔ سندھ انسٹی ٹیوٹ آف یورولوجی اینڈ ٹرانس پلانٹ کی تعمیر میں مدد کی:

(الف) وفاقی حکومت نے (ب) ایدھی فاؤنڈیشن

(ج) نجی شعبے نے (د) عالمی بینک نے

۳۔ ایک سے پچاس تک گنتی ہندسوں اور لفظوں میں لکھیے۔

☆لفظ کی دو قسمیں ہوتی ہیں: کلمہ اور مُہمَل

کلمہ وہ لفظ ہے جس کے سننے یا پڑھنے سے کوئی معنی سمجھ میں آئے جیسے پانی، کھانا، پھل وغیرہ

مہمل وہ لفظ ہے جس کے سننے یا پڑھنے سے کوئی مفہوم سمجھ میں نہ آئے مثلاً پانی وانی۔ کھانا وانا۔ پھل ول

ان مثالوں میں وانی۔ وانا۔ ول مُہمَل الفاظ ہیں۔

۴۔ درج ذیل سے کلمہ اور مہمل الگ الگ کیجیے:

چائے وائے، روٹی ووٹی، لسی وسی، کام وام، دکان وکان۔

کلمہ	مہمل

۵۔ تصاویر میں دی گئیں شخصیات کے بارے میں پانچ پانچ جملے لکھیے۔

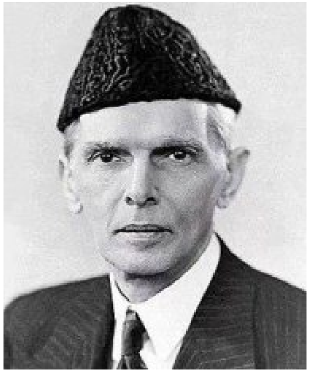

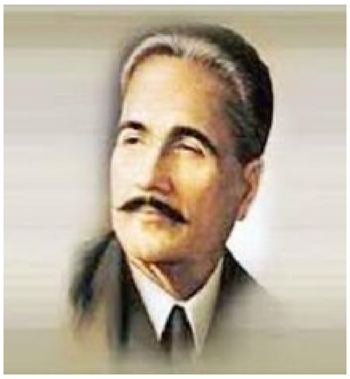

سرگرمی:

❖ طلبہ اپنے پسندیدہ استاد / استانی کے متعلق آٹھ سے دس جملے لکھیں گے۔ ہر طالب علم اپنے لکھے ہوئے جملے بہ آوازِ بلند درست تلفظ اور لب و لہجے کے ساتھ تقریر کے انداز میں کمرۂ جماعت میں پڑھ کر سنائے گا۔

برائے اساتذہ:

❖ سندھ کی مشہور شخصیات اور ان کی خدمات کے بارے میں طلبہ کو آگاہی فراہم کیجیے۔ بچوں سے ان شخصیات کا البم بنوائیے۔

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ نظم کی مثالی بلند خوانی سن کر درست پڑھ سکیں۔

۲۔ تصویر دیکھ کر اس سے متعلق درست لب و لہجے میں زبانی بتا سکیں۔

۳۔ ساتھیوں کے ساتھ نظم پڑھ کر لطف اندوز ہو سکیں۔

۴۔ مواد سن/پڑھ کر تعلیم، تحفظ، لباس، خوراک اور مکان کو اپنا حق جب کہ پڑھنے، لکھنے سیکھنے، اور اچھی عادات و اطوار اختیار کرنا اپنا فرض سمجھ سکیں گے۔

۵۔ اپنے پسندیدہ کارٹون کے کردار کے ایک سے تین مکالمے اپنے طور پر تحریر کر سکیں۔

نظم پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے۔

بڑبڑانا۔ پالا پڑنا۔ پچھتانا۔ چرا گہ۔
چرنا۔ گلا۔ پرکھا۔ ذات۔ سلیقے۔ ماجرا

تیرھواں سبق:

ایک گائے اور بکری

کسی ندی کے پاس اِک بکری
چرتے چرتے کہیں سے آ نکلی
جب ٹھہر کر اِدھر اُدھر دیکھا
پاس اِک گائے کو کھڑے پایا
پہلے جُھک کر اُسے سلام کیا
پھر سلیقے سے یوں کلام کیا
کیوں بڑی بی مزاج کیسے ہیں؟
گائے بولی کہ خیر اچھے ہیں
کٹ رہی ہے بُری بھلی اپنی
ہے مصیبت میں زندگی اپنی
آدمی سے کوئی بَھلا نہ کرے
اس سے پالا پڑے خدا نہ کرے
دودھ کم دوں تو بڑبڑاتا ہے
ہوں جو دُبلی تو بیچ کھاتا ہے
سُن کے بکری یہ ماجرا سارا
بولی ایسا گِلا نہیں اچھا

یہ چراگہ یہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا　　یہ ہری گھاس اور یہ سایا
یہ مزے آدمی کے دَم سے ہیں　　لُطف سارے اسی کے دَم سے ہیں
گائے سن کے یہ بات شرمائی　　آدمی کے گِلے سے پچھتائی
دل میں پرکھا بھلا بُرا اس نے　　اور کچھ سوچ کر کہا اس نے

یوں تو چھوٹی ہے ذات بکری کی
دل کو لگتی ہے بات بکری کی

(علامہ اقبال)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) بکری اور گائے کی ملاقات کہاں ہوئی؟

(ب) گائے کو آدمی سے کیا شکایت تھی؟

(ج) بکری نے گائے کو دیکھ کر کیا کہا؟

(د) گائے کو بکری کی کس بات نے شرمندہ کیا؟

۲۔ اشعار مکمل کیجیے۔

(الف) جب ۔۔۔ کر اِدھر اُدھر دیکھا　　پاس اِک ۔۔۔۔۔۔ کو کھڑے پایا

(ب) کٹ رہی ہے بری بھلی اپنی　　ہے مصیبت میں ۔۔۔۔۔۔۔ اپنی

(ج) یہ مزے ۔۔۔۔۔ کے دم سے ہیں　　لُطف سارے اسی کے ۔۔۔۔۔ سے ہیں

(د) یوں تو ۔۔۔۔ ہے ذات بکری کی　　دل کو لگتی ہے بات ۔۔۔۔۔۔ کی

۳۔ درج ذیل شعر کی تشریح کیجیے۔

یہ مزے آدمی کے دَم سے ہیں
لُطف سارے اسی کے دَم سے ہیں

۴۔ اس نظم کا مرکزی خیال تحریر کیجیے:

سرگرمیاں:

۱۔ طلبہ بلند آواز سے اجتماعی نظم خوانی کریں گے اور اس کا لُطف اٹھائیں گے۔

۲۔ طلبہ اپنے پسندیدہ کارٹون کے کسی کردار کے تین مکالمے تحریر کریں گے۔

برائے اساتذہ:

نظم کی مثالی بلند خوانی کیجیے اور اسی انداز میں پڑھنے کے لیے طلبہ کی ہمت افزائی کیجیے تاکہ وہ نظم پڑھ کر لُطف اندوز ہو سکیں۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ پیغام / ہدایات پڑھ کر دوسروں کو بتا سکیں۔

۲۔ ہے (حال)، تھا (ماضی) اور ہوگا (مستقبل) کے فرق سے آگاہ ہو سکیں۔

۳۔ حاصل شدہ معلومات دوسروں کو بتا سکیں۔

۴۔ چیزوں کی اہمیت بتا سکیں۔

۵۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے پیش کیے جانے والے بچوں کے پروگرام میں دل چسپی ظاہر کر سکیں۔

سبق پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے۔

اِیجاد۔ رابِطہ۔ ناگَہانی۔ مُفید۔ ٹیکنالوجِی۔

چودھواں سبق:

مَوبائِل

سائنس اور ٹیکنالوجی نے بڑی بڑی ایجادات کی ہیں، ان میں جدید دور کی ایک ایجاد موبائل بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس نے زندگی گزارنے کے طریقے کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ موبائل اُنّیسویں صدی کی اہم ترین ایجاد ہے۔

موبائل فون آج کے دور کی بہت اہم ضرورت ہے۔ اس کے ذریعے ہم مِیلوں دور بیٹھے لوگوں سے چند سیکنڈ میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ انسان دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو فون کے ذریعے دوسروں کے ساتھ جُڑ جاتا ہے، اور کسی بھی حادثاتی یا ناگہانی صورت حال میں گھر والوں سے فوری رابطہ کر سکتا ہے۔

انٹرنیٹ یا موبائل فون کو معلومات کا سمندر کہا جاتا ہے۔ اس میں ہر مضمون کی معلومات موجود ہیں۔ موبائل فون کو چھوٹا کمپیوٹر بھی کہا جاتا ہے۔

یہ ایک ایسا کمپیوٹر ہے جسے ہم جہاں چاہیں لے جاسکتے ہیں۔ سمارٹ فون کے ذریعے ہم وِڈیو کال کر سکتے ہیں دُور بیٹھے لوگوں کو دیکھ کر بات کر سکتے ہیں۔ موبائل / اسمارٹ فون کی مدد سے ہم بناوقت ضایع کیے کہیں بھی پہنچ سکتے ہیں۔

جہاں موبائل کے بہت سے فائدے ہیں وہیں اس کے کئی نقصانات بھی ہیں۔ موبائل فون کا زیادہ استعمال بچوں اور بڑوں کی صحت پر خراب اثر ڈالتا ہے۔ اور وہ دماغ اور آنکھوں کی کئی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ موبائل فون کے زیادہ استعمال کی وجہ سے ہم اصل زندگی سے بہت دور ہو گئے ہیں اور ہمارے رشتوں کے درمیان فاصلے بڑھ گئے ہیں۔

کوئی ایجاد کتنی ہی فائدہ مند کیوں نہ ہو اس کا استعمال ایک حد میں کرنا چاہیے۔ اگر ہم اس کا درست استعمال کریں تو موبائل ایک اچھی ایجاد ہے۔

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) موبائل فون کب ایجاد ہوا؟

(ب) موبائل فون کو اور کیا کہا جاتا ہے؟

(ج) سمارٹ فون سے کیا کیا سہولتیں حاصل ہوئی ہیں؟

(د) موبائل فون کے کوئی بھی تین فائدے بتائیے:

سوال ۲: درست جواب پر (✔) کا نشان لگائیے:

۱۔ موبائل فون کو چھوٹا کمپیوٹر کہا جاتا ہے:

(الف) ایجادات کا (ب) معلومات کا (ج) دنیا کا (د) سائنس کا

۲۔ ہم دور دراز بیٹھے لوگوں کو دیکھ کر بات کر سکتے ہیں:

(الف) خط کے ذریعے (ب) انٹرنیٹ کے ذریعے (ج) وڈیو کال کے ذریعے (د) فون کے ذریعے

۳۔ سمارٹ فون کے ذریعے ہم دنیا سے رابطے میں آ جاتے ہیں:

(الف) منٹوں میں (ب) مہینوں میں (ج) دنوں میں (د) سیکنڈوں میں

۴۔ موبائل فون کے زیادہ استعمال سے خراب اثر پڑتا ہے:

(الف) دل پر (ب) ہاتھوں پر (ج) آنکھوں پر (د) چہرے پر

۵۔ جدید دور کی نئی سائنسی ایجاد ہے:

(الف) ریڈیو (ب) ٹیلی ویژن (ج) موبائل فون (د) ٹیلی فون

سوال ۳: مندرجہ ذیل جملوں کے سامنے زمانِ حال، زمانِ ماضی، زمانِ مستقبل لکھیے۔

(الف) رقیہ نے اسکول کا کام کر لیا ہے۔ (   )

(ب) میں اگلے مہینے کراچی جاؤں گا۔ (   )

(ج) آج ہمارے گاؤں میں میلا لگا ہے۔ (   )

(د) شاہ رخ نے تیسری جماعت میں اوّل پوزیشن حاصل کی تھی۔ (   )

(ہ) دو ہفتوں کے بعد بھائی جان اسلام آباد سے واپس آئیں گے۔ (   )

(و) کراچی پاکستان کا دارالحکومت تھا۔ (   )

سوال ۴: آپ کو کون سے پروگرام دل چسپ لگتے ہیں؟ ہاں یا نہیں میں جواب دیجیے۔

کارٹون	
خبریں	
ڈرامے	
کھیل	

سرگرمیاں:

۱۔ طلبہ موبائل فون کی کوئی پانچ اچھی باتیں ہم جماعتوں کو بتائیں گے۔

۲۔ طلبہ سائنسی ایجادات کی تصویریں جمع کر کے ایک چارٹ بنائیں گے اور ان کی اہمیت بتائیں گے۔

برائے اساتذہ:

۱۔ انٹرنیٹ سے سائنسی معلومات حاصل کر کے طلبہ کو بتائیے۔

۲۔ تعلیمی سرگرمیوں میں ٹیکنالوجی کی اہمیت سے طلبہ کو آگاہ کیجیے اور بعد ازاں تجزیاتی / جائزاتی سوالات کر کے ان کا امتحان لیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ مختصر اور طویل جملے توجہ سے سن کر ان کا مفہوم سمجھ سکیں۔
۲۔ بے ترتیب الفاظ ترتیب دے سکیں۔
۳۔ مختصر کہانی دل چسپی اور توجہ سے سن کر اس کے کردار بتا سکیں۔
۴۔ کہانی سن کر اس کا نتیجہ بتا سکیں۔
۵۔ ساتھیوں کے گروہ میں عبارت پڑھ کر تفہیم کا اظہار کر سکیں۔
۶۔ کسی مقام کی خوب صورتی بیان کر سکیں۔

سبق پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے:

فَتح۔ مُتاثِّر۔ مِحنَت کَش۔ نَقش و نِگار۔ ہنر۔

پندرھواں سبق:

سندھ کی مقامی دست کاریاں

ابّو: اکبر بیٹا! کیا بات ہے آج آپ بہت خوش نظر آ رہے ہیں؟

اکبر: جی ابّو! آج ہمارے ماسٹر صاحب نے ہمیں سندھ کی دست کاریوں کے بارے میں بتایا کہ سندھ کے محنت کش کس طرح اپنے ہاتھ کے ہُنَر سے خوب صورت چیزیں بناتے ہیں۔ انھوں نے ہمیں کل ہالا شہر لے جانے کا وعدہ بھی کیا ہے۔

ہالا اپنی دست کاریوں کے لیے خاص شہرت رکھتا ہے۔ یہاں کے جُھولے، چارپائیاں، گُل دان، گَج کا کام، اجرکیں اور سندھی ٹوپیاں دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ اس شہر میں کاشی کا بہترین کام بھی کیا جاتا ہے۔ اگلے دن اکبر صبح سویرے اُٹھا، نہا دھو کر کپڑے پہنے اور اپنے دوستوں کے ساتھ اسکول پہنچا۔ سب بہت خوش تھے۔ تھوڑی دیر میں ماسٹر صاحب گاڑی لے کر آ گئے۔ سب گاڑی میں بیٹھ کر ہالا شہر پہنچے۔ سب سے پہلے ہالا شہر کے بازار گئے تو وہاں دست کاریوں کے نمونے دیکھ کر حیران رہ گئے۔

اکبر: (ماسٹر صاحب سے پوچھتے ہوئے) یہ اجرک بنانے میں کتنے دن لگتے ہیں؟

ماسٹر صاحب: اجرک بنانے میں تقریباً اٹھارہ دن لگ جاتے ہیں۔

بازار سے ہوتے ہوئے ہم کاشی کے کارخانے گئے۔ وہاں ہنر مند مَٹّی کو گوندھ کر طرح طرح کی چیزیں تیار

کررہے تھے اُن پر نقش و نگار بنا رہے تھے۔ مٹی سے بنی ہوئی چیزیں اتنی خُوب صورت تھیں کہ ہم تعریف کیے بغیر نہ رہ سکے۔

اس کے بعد ماسٹر صاحب ہمیں دوپہر کے کھانے کے لیے اپنے ایک دوست کے گھر لے گئے۔ وہاں جاکر ہم نے نمازِ ظہر ادا کی۔ اُن کے گھر کی چھت اور دیواریں بھی کاشی کے کام سے سَجی ہوئی تھیں۔ ماسٹر صاحب کے دوست نے ہم سب کو تحائف کے طور پر ٹوپیاں اور اجرکیں پیش کیں جو اُنھوں نے خود بنائی تھیں۔

احمد: ماسٹر صاحب! ہم تقاریب میں مہمانوں کو تحفے کے طور پر جو ٹوپی اور اجرک پیش کرتے ہیں، آج سمجھ میں آیا کہ یہ یہاں کی ثقافت ہے۔

ماسٹر صاحب: جی بیٹا! سِندھی ٹوپی اور اَجرک ہماری ثقافت کی پہچان ہیں۔

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) ماسٹر صاحب شاگردوں کو کہاں لے کر گئے؟

(ب) اکبر نے بازار میں کیا کیا دیکھا؟

(ج) اجرک بنانے میں کتنے دن لگتے ہیں؟

(د) طلبہ کو ہالا شہر کے لوگوں کی مہمان نوازی کا اندازہ کیسے ہوا؟

(ہ) سندھ کی کسی بھی پانچ مقامی دست کاریوں کے نام بتائیے۔

سوال ۲: آپ نے کئی تاریخی یا تفریحی مقامات دیکھے ہوں گے۔ ان میں سے کسی ایک مقام کی خوب صورتی تین سے پانچ جملوں میں بیان کیجیے۔

سوال ۳: دیے گئے بے ترتیب جملے درست کرکے خوش خط لکھیے:

۱۔ ثقافت سندھ ٹوپی کی اجرک ہے اور۔

۲۔ ماسٹر صاحب جا کر نمازِ ظُہر وہاں کی نے ہم ادا۔

۳۔ محنت کش لوگ ہیں سندھ کے بہت۔

۴۔ رہ بغیر نہ سکے ہم کیے تعریف نہ۔

۵۔ مہمان نواز ہیں ہالا کے شہر لوگ۔

۴۔ دیے گئے بیانیہ جملوں کو انکاریہ اور سوالیہ جملوں میں تبدیل کیجیے، جیسے:

حامد نے خط لکھا ← حامد نے خط نہیں لکھا ← کیا حامد نے خط لکھا؟

بیانیہ	انکاریہ	سوالیہ
وہ کرکٹ کھیل رہا ہے۔		
اس نے کتاب پڑھی۔		
وہ اسکول جائے گی۔		
ابّو کھانا کھائیں گے۔		
امی نے ناشتا بنایا۔		

سرگرمیاں:

ا۔ طلبہ ابّو، ماسٹر صاحب اور اکبر بن کر سبق میں دیے گئے ان کے مکالمے ادا کریں گے۔

۲۔ طلبہ پانچ سے آٹھ سطروں پر مبنی عبارت اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر پڑھیں گے اور اس پر اپنی تفہیم کا اظہار کریں گے۔

برائے اساتذہ:

ا۔ طلبہ کو کوئی دل چسپ کہانی سنائیے اور ان سے کہانی کا نتیجہ اخذ کروائیے۔

۲۔ کہانی کے کردار بتانے میں طلبہ کی رہ نمائی اور حوصلہ افزائی کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

ا۔ اسکول میں منعقد کی جانے والی تقریبات میں اپنی شخصیت، معمولات، گھر اور اسکول کے بارے میں دو منٹ کی تقریر کر سکیں۔
۲۔ کسی تصویر کو دیکھ کر اس کی تعریف کر سکیں۔
۳۔ تصاویر دیکھ کر اپنے خیالات کا تحریری اظہار کر سکیں۔
۴۔ زمانے (ماضی، حال، مستقبل) کے لحاظ سے جملوں کو تبدیل کر سکیں
۵۔ بچوں کی کہانی کی کتابوں، رسالوں، مضامین اور اخبارات کے تراشے جمع کر کے ان کا مطالعہ کر سکیں۔
٦۔ تقریر کرتے وقت چہرے کے تاثرات، لہجے اور حرکات و سکنات کا مناسب استعمال کر سکیں۔
۷۔ تقریر سن کر اس کے بارے میں اپنی رائے دے سکیں۔

سبق پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے:

محقق۔ محسن۔ پرورش۔ خطاطی۔ تصانیف۔ اَن تھک۔ شعور۔ صلِہ

سولھواں سبق:

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ

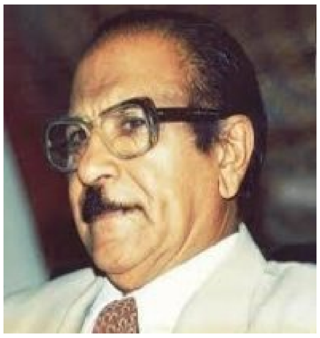

سندھی زبان کے محسن، نام ور، عالم، لوک ادب کے بادشاہ، سندھی زبان کے ماہر اور ادیب "ڈاکٹر نبی بخش بلوچ" ١٦ دسمبر ١٩١٧ء کو ضلع سانگھڑ کے ایک گاؤں جعفر خان لغاری میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں اُن کے والد وفات پا گئے تھے۔ والدین کی وفات کے بعد اُن کی پرورش اُن کے چچا نے کی۔

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ نے ١٩٣٦ء میں میٹرک اور ١٩٤١ ء میں بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی سے ایم اے ایجوکیشن اور ایل ایل بی کیا۔

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ ١٩٤٦ء میں امریکہ گئے اور ١٩٤٩ میں کولمبیا یونی ورسٹی سے ایجوکیشن میں پی-ایچ-ڈی کیا۔ اُنھیں کو سندھ میں ایک چلتی پھرتی لائبریری سمجھا جاتا تھا۔

میں اُنھوں نے ایم-اے۔ او کے نام سے ایک اسکول قائم کیا جسے ١٩٧٧ء میں کالج کا درجہ دے دیا گیا۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ وہ واحد شخصیت تھی جن کی زندگی ہی میں حکومت نے ان کے نام سے ایک سرکاری ادارہ قائم کیا۔

۱۹۹۱ء سے ۱۹۹۳ء تک وہ بانی چیئرمین سندھی لینگویج اتھارٹی رہے۔ ۱۹۸۰ء میں انھوں نے انٹرنیشنل اسلامک یونی ورسٹی کے پہلے وائس چانسلر رہے۔

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ نے سندھی، اردو، انگریزی اور عربی زبانوں میں ستّر سے زیادہ کتابیں لکھیں۔ اُن کی چند مشہور کتابیں یہ ہیں: جامع سندھی لغات، اُردو سندھی اور سندھی اُردو لغت، سندھی لوک کہانیاں، شاہ جو رسالے، سندھی ادب اور زبان کی تاریخ، سندھی موسیقی کی تاریخ، سندھی املا اور خطاطی۔

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کو ستارۂ امتیاز، تمغۂ امتیاز اور ہلال امتیاز کے اعزازات سے نوازا گیا۔

آپ ۹۳ برس کی عمر میں ۶/ اپریل ۲۰۱۱ء کو اس فانی دنیا سے رخصت ہوئے۔

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجیے:

(الف) ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کہاں پیدا ہوئے؟

(ب) ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کی کوئی بھی تین مشہور کتابوں کے نام تحریر کیجیے۔

(ج) ڈاکٹر نبی بخش بلوچ امریکہ کیوں گئے تھے؟

(د) ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کو کن اعزازات سے نوازا گیا؟

سوال ۲: درج ذیل سوالات کے درست جواب پر (✓) کا نشان لگایئے:

۱۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ نے کتابیں لکھیں:

(الف) ۲۰ سے زیادہ (ب) ۳۰ سے زیادہ (ج) ۴۰ سے زیادہ (د) ۷۰ سے زیادہ

۲۔ ۱۹۳۶ء میں امتحان پاس کیا۔

(الف) ایم-اے کا (ب) انٹر کا (ج) میٹرک کا (د) ایل ایل بی کا

۳۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ سندھ یونی ورسٹی کے رہے۔

(الف) گورنر (ب) وائس چانسلر (ج) پروفیسر (د) مشیر

۴۔ پی-ایچ-ڈی ایجوکیشن کے لیے ڈاکٹر نبی بخش بلوچ گئے۔

(الف)لندن (ب)سعودی عرب (ج)امریکہ (د)انگلستان

۵۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کو سمجھا جاتا ہے:

(الف)آفس (ب)لائبریری (ج)اسکول (د)کتاب

سول۳: درج ذیل الفاظ اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

پرورش۔ شعور۔ اَن تھک۔ تصانیف۔ صِلہ

سوال۴: درج ذیل جملوں کو دی گئی ہدایت کے مطابق زمانے (ماضی، حال، مستقبل) کے لحاظ سے تبدیل کیجیے:

الف۔ وہ کتاب پڑھتی ہے۔ (زمانِ ماضی)

ب۔ میں اسکول گیا۔ (زمانِ حال)

ج۔ وہ اسپتال گیا۔ (زمانِ مستقبل)

د۔ وہ کھانا کھائیں گے۔ (زمانِ حال)

ہ۔ وہ کرکٹ کھیلتے ہیں۔ (زمانِ ماضی)

و۔ تم نے مٹھائی کھائی۔ (زمانِ مستقبل)

سوال۵: دی گئی تصویر کی تعریف کرتے ہوئے اپنے خیالات کا تحریری اظہار کیجیے۔

سرگرمیاں:

۱۔ طلبہ بچوں کی کہانی کی کتابوں، رسالوں، مضامین اور اخبارات کے تراشے جمع کر کے ان کا مطالعہ کریں گے۔

۲۔ اسکول میں منعقد کی جانے والی تقریبات میں طلبہ اپنی شخصیت، معمولات، گھر یا اسکول کے بارے میں چہرے کے تاثرات، لہجے، اور حرکات و سکنات کا مناسب استعمال کرتے ہوئے دو منٹ کی تقریر کریں گے۔

۳۔ اسکول میں منعقد تقاریب میں کی جانے والی تقاریر سن کر طلبہ ان کے بارے میں اپنی رائے پیش کریں گے۔

برائے اساتذہ:

- بچوں کی کہانی کی کتابوں، رسالوں، مضامین اور اخبارات کے تراشے جمع کرنے میں طلبہ کی رہ نمائی اور مدد کیجیے۔
- تقریر کرتے وقت چہرے کے تاثرات، لہجے اور حرکات و سکنات کے مناسب استعمال میں طلبہ کی رہ نمائی کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ اپنے ساتھ پیش آنے والا کوئی واقعہ درست تلفظ، لب و لہجے اور تاثرات کے ساتھ سنا سکیں۔

۲۔ سکتے کی علامت کا درست استعمال کر سکیں۔

۳۔ اجنبیوں سے میل جول اور بات چیت میں محتاط رویہ اختیار کر سکیں۔

۴۔ خود کو ساتھیوں کے غیر شائستہ رویوں سے بچا سکیں۔

۵۔ کہانی سننے / پڑھنے / سنانے میں دل چسپی لے سکیں۔

۶۔ لطیفہ / کہانی / واقعہ پڑھ کر لطف اندوز ہو سکیں۔

۷۔ مضمون سے متعلق تفہیمی سوالوں کے درست تلفظ اور روانی سے جواب دے سکیں۔

سبق پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے:

حِفاظَت ۔ سَنبھال ۔ مالِکان ۔ ہِدایَت ۔ پَیدَل ۔ نُقصان

سترھواں سبق: سامان کی حِفاظَت

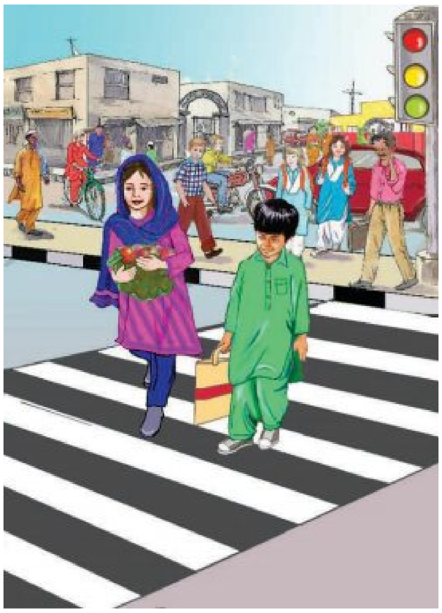

آج اسکول سے واپس آکر ارشد، باجی رُقیّہ کے ساتھ بازار گیا۔

جب وہ بازار پہنچا تو اس نے ایک دکان پر لکھا دیکھا: "اپنے سامان کی خود حفاظت کریں۔" اُس نے باجی سے پوچھا: "باجی! دُکان پر یہ کیوں لکھا ہے کہ اپنے سامان کی خود حفاظت کریں جب کہ ہمارا سامان تو ہمارے ہاتھ میں ہے۔"

باجی رقیہ نے ارشد کو سمجھاتے ہوئے کہا: "دیکھو ارشد! کچھ لوگ اپنا سامان کسی دکان پر چھوڑ جاتے ہیں اور پھر گھر آکر پریشان ہوتے ہیں یا کسی اور کے سامان میں ان کا سامان چلا جاتا ہے۔"

ارشد: باجی! کیا ہمیں صرف بازار میں اپنے سامان کی حفاظت کرنی چاہیے؟

باجی: نہیں ارشد! ہمیں اسکول، تفریحی مقام، مسجد، محلّے اور گھر میں بھی اپنے سامان کی حفاظت کرنی چاہیے۔

ارشد: جی باجی! آپ نے بالکل ٹھیک کہا۔ ہماری اُستانی صاحبہ بھی ہمیں اسکول میں بار بار کہتی ہیں کہ اپنی کاپیوں اور کتابوں کے ساتھ اپنا لنچ باکس اور تھرماس سنبھال کر رکھیں۔ باجی! آج ہمارے ایک ہم جماعت نادِر کی کاپی کسی دوسرے بچّے کے بستے میں آ گئی۔ نادِر کو بہت پریشانی ہوئی۔ نہ اُس نے اپنا ہوم ورک کیا اور نہ ہی امتحان کی تیاری کر سکا۔

جب استانی صاحبہ نے اس سے کام نہ کرنے کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ اس کی کاپی اسکول میں گُم ہو گئی ہے۔
استانی صاحبہ نے جماعت کے بچّوں کو ہدایت کی کہ اپنے اپنے بستے صحیح طرح سے دیکھیں۔
تھوڑی دیر میں ساجد اپنی جگہ سے اُٹھا اور اس نے اُستانی صاحبہ کو نادر کی کاپی دی پھر مَعذرَت کی اور بتایا کہ میں نے غلطی سے اپنی کاپی سمجھ کر رکھ لی تھی کیوں کہ دونوں ایک جیسی تھیں۔
اُستانی صاحبہ نے تمام بچوں کو ہدایت کی کہ اپنی چیزوں کی حفاظت خود کریں اور یہ بھی سمجھایا کہ اگر آپ کو کبھی کسی کا سامان باہر یا اسکول میں ملے تو کوشش کر کے اسے مالک تک لازمی پہنچائیں۔ یاد رکھیں اللہ پاک ہمیں دیکھ رہا ہے۔

باجی: ارشد! آپ کی استانی نے بالکل ٹھیک کہا۔ گھر میں بھی جو چیز جہاں سے اُٹھائیں اسے وہیں رکھیں تاکہ ہمیں وقت پر وہ چیز مل جائے۔ خریداری کے بعد دونوں بہن بھائی جب گھر آ رہے تھے تو اس وقت سڑک پر گاڑیوں کا ہُجوم تھا دوسرے لوگوں کی طرح وہ بھی فُٹ پاتھ پر چل رہے تھے۔ جب سگنل پر لال بتّی کے اشارے سے ساری گاڑیاں رُک گئیں تو وہ آرام سے سڑک پار کر کے گھر کی گلی میں داخل ہوئے۔

ارشد: باجی! یہ ایک دم ساری گاڑیاں کیوں رُک گئیں تھیں؟

باجی: ارشد! یہ گاڑیاں پیدل چلنے والوں کے لیے رُکی تھیں تاکہ کوئی جانی نقصان نہ ہو۔
دیکھو ارشد! اپنی چیزوں کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی بھی حفاظت کرنی چاہیے اور دوسروں کا بھی خیال کرنا چاہیے۔

مشق

ا۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) ارشد اسکول سے آکر کہاں گیا؟
(ب) نادر کی کاپی کہاں تھی؟
(ج) ساجد نے نادر کی کاپی کیوں رکھ لی تھی؟
(د) کاپی نہ ملنے پر نادر کے ساتھ کیا ہوا؟
(ہ) ہمیں کس کس جگہ پر اپنے سامان کی حفاظت کرنی چاہیے؟
(و) فٹ پاتھ پر چلنا کیوں محفوظ سمجھا جاتا ہے؟

۲۔ درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ ارشد اور رقیہ آپس میں تھے:

(الف) ماں بیٹا　(ب) بہن بھائی　(ج) میاں بیوی　(د) پڑوسی

۲۔ ”اپنے سامان کی خود حفاظت کریں۔“ یہ الفاظ لکھے تھے:

(الف) دکان پر　(ب) گھر پر　(ج) سگنل پر　(د) دروازے پر

۳۔ باجی رقیہ بازار گئی تھیں:

(الف) گھومنے　(ب) پڑھنے　(ج) خریداری کرنے　(د) کھیلنے

۴۔ نادر کی گم ہو گئی تھی:

(الف) کتاب　(ب) کاپی　(ج) پینسل　(د) گاڑی

۵۔ سگنل پر دیکھ کر گاڑیاں رُک گئیں:

(الف) سفید بتی　(ب) ہری بتی　(ج) لال بتی　(د) گلابی بتی

۳۔ اپنے ساتھ پیش آنے والا کوئی واقعہ بیان کیجیے۔

۴۔ سبق میں دیے گئے دو ایسے جملے نقل کیجیے جن میں سکتہ (،) استعمال ہو۔

سرگرمیاں:

۱۔ طلبہ دوستوں کو نصیحت آموز قصّے سنائیں گے۔

۲۔ کمرہ جماعت میں باری باری اپنی پسندیدہ کہانی / واقعہ سنائیں گے اور دوسرے طلبہ سن کر اپنی دل چسپی کے حوالے سے تاثرات بیان کریں گے۔

برائے اساتذہ:

۱۔ طلبہ کو بتائیے کہ اپنی حفاظت کے لیے کون کون سی تدابیر پر عمل کرنا ضروری ہے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ لطیفے دل چسپی اور توجہ سے سن کر لطف اٹھا سکیں۔
۲۔ لطیفے سن کر ملتے جلتے موضوع پر دوسرا لطیفہ سنا سکیں۔
۳۔ تصویری کہانیاں اور تصویری ہدایات اپنے لفظوں میں لکھ سکیں۔
۴۔ درست تلفظ، تاثرات اعتماد اور روانی سے تقریر کر سکیں۔
۵۔ پہیلی دل چسپی اور توجہ سے سن کر بوجھ سکیں۔
۶۔ لطیفے تاثراتی انداز میں پڑھ سکیں۔
۷۔ پہیلی بجھوانے کے انداز میں پڑھ سکیں۔
۸۔ موقع محل کے مطابق کلمات ادا کر سکیں۔ مثلاً آپ کا شکریہ۔ مبارک ہو۔ بڑا افسوس ہوا۔ خوشی ہوئی۔
۹۔ پہیلیاں بوجھ سکیں۔
۱۰۔ تصویری اشاروں کی مدد سے کہانی لکھ سکیں۔

سبق پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے:

بائیں۔ خزاں۔ مضر۔ مفید۔ تھال۔ دوشالا۔ دھرا۔ دیکھے بھالے۔

اٹھارھواں سبق:

لطیفے

☆ استاد: گائے کی کتنی ٹانگیں ہوتی ہیں؟
شاگرد: جناب یہ تو کوئی بھی بتادے گا۔
استاد: اس لیے تو تم سے پوچھ رہا ہوں۔

☆ احمد: بتاؤ چائے مفید ہے یا مضر؟
کمال: اگر چائے تم پلاؤ تو مُفِید ہے۔ اگر مجھے پلانی پڑے تو مُضر۔

☆ پھل فروش: (گاہک سے) جناب یہ آم کھا کر دیکھیے، شہد ہے شہد۔
گاہک: مجھے آم خریدنے ہیں شہد نہیں۔

☆ ایک کنجوس آدمی بائیں آنکھ پر ہاتھ رکھ کر جا رہا تھا۔ کسی نے پوچھا: "بھائی! تمھاری آنکھ کو کیا ہوا؟" کنجوس آدمی نے جواب دیا: "کچھ بھی نہیں۔ جب ایک آنکھ سے کام چل سکتا ہے تو میں دوسری آنکھ کیوں استعمال کروں؟"

☆ دو پاگل بیٹھے تھے۔ ایک نے دوسرے سے کہا: "اگر ایک ہاتھی درخت پر چڑھا ہوا ہے اور نیچے اترنا چاہتا ہے تو اُس کو کیا کرنا چاہیے؟" دوسرا بولا: "ہاتھی کو پتّے پر بیٹھ کر خزاں کا انتظار کرنا چاہیے۔"

بوجھو تو جانیں

☆ پہیلی ایسی بات یا کلام کو کہتے ہیں جس میں کوئی معانی اس طرح چُھپے ہوتے ہیں کہ سننے یا پڑھنے والا اسے آسانی سے نہ سمجھ سکے۔

آپ درج ذیل پہیلیاں بوجھیے:

الف۔ کچّا ہوں تو اچار بناؤ
پک جاؤں تو چُوسو
قسمیں میری کئی ہیں بچّو!
جلدی سے تم بوجھو۔

ب۔ ڈبیا سے نکلا، جس نے بھی کھولی
چاندی کا پانی، سونے کی گولی

ج۔ کبھی ہیں لال کبھی ہیں کالے
لاکھوں بار کے دیکھے بھالے

د۔ ایک تھال موتیوں سے بھرا
سب کے سَروں پر اُوندھا دھرا
چاروں اور وہ تھال پھرے
موتی اس سے اک نہ گرے

ہ۔ لال گائے لکڑی کھائے
پانی پیے اور مر جائے

و۔ دیکھی ہم نے رات کی رانی
آنکھ سے جس کی ٹپکے پانی

مشق

ا۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) آپ کو کون سا لطیفہ زیادہ پسند آیا اور کیوں؟

(ب) پڑھے گئے لطیفوں سے ملتا جلتا کوئی اور لطیفہ جو آپ نے سُنا ہو یا پڑھا ہو تو سنائیے۔

(ج) ہماری زندگی میں بہت سے واقعات پیش آتے ہیں آپ اپنے ساتھ پیش آنے والا کوئی واقعہ سنائیے۔

۲۔ درج ذیل موقع و محل کے مطابق آپ کون سے الفاظ ادا کریں گے۔

کسی کی شادی کے موقعے پر	معذرت چاہتی ہوں
جب کوئی آپ کی مدد کرے	افسوس ہُوا
اگر آپ سے کوئی غلطی ہو جائے	مبارک ہو
کسی کی کام یابی کی خبر سن کر	آپ کا شکریہ
کسی کی ناکامی کی خبر سن کر	خوشی ہوئی

۳۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

اچار۔ دیکھے بھالے۔ چاندی۔ تھال۔ دھرا۔

سرگرمیاں:

- طلبہ کو مختلف گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا ہر گروہ کو ایک الگ عنوان دے کر مختصر تقریر لکھوائی جائے گی۔ ہر گروہ سے ایک طالب علم لکھی ہوئی تقریر سنائے گا۔
- طلبہ کتاب میں دی گئی پہیلیوں کے علاوہ کوئی اور پہیلی یاد کر کے آئیں۔ دوسرے ہم جماعت دل چسپی اور توجہ سے سُن کر پہیلیاں بوجھیں گے۔

برائے اساتذہ:

- طلبہ کو تقریر لکھنے کا طریقہ سمجھائیے اور انھیں تقریر لکھنے میں مدد دیجیے۔
- طلبہ کو مختصر لطائف تاثراتی انداز میں سنائیے تاکہ وہ لطائف دل چسپی اور توجہ کے ساتھ سن کر ان سے لطف اٹھا سکیں۔
- لطائف تاثراتی انداز میں پڑھنے / سنانے میں طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

جوابات: الف۔ آم ب۔ انڈا ج۔ کوئلا د۔ آسمان ہ۔ آگ و۔ موم بتّی

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ شعر دل چسپی اور توجہ سے سن کر دہرا سکیں اور مطلب بتا سکیں۔
۲۔ مختصر نظمیں انفرادی اور اجتماعی طور پر از خود لطف لے کر پڑھ سکیں۔
۳۔ حروفِ علت کی طویل اور مختصر آوازوں سے بننے والے الفاظ درست تلفظ سے پڑھ سکیں۔
۵۔ اپنے اسکول کے متعلق عام معلومات تین سے پانچ جملوں میں تحریر کر سکیں۔
۶۔ جملے میں الفاظ بدل کر نیا جملہ درست تلفظ سے ادا کر سکیں۔

نظم پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے:

خُرفا۔ ٹِنڈا۔ چُقندَر۔ سویا

انیسواں سبق:

آیا سبزی والا آیا

آیا سَبزی والا آیا
ٹھیلا بھر کر سَبزی لایا
اُودے بینگن، لال ٹماٹر
مِرچ ہری اور سُرخ چُقندَر

اَروی، بِھنڈی، آلو، ٹِنڈا
پیاز، کریلے، خُرفا، سویا
پالک لے لو، میتھی لے لو
جو لینا ہے جلدی سے لے لو

جاتا ہے پھر سَبزی والا
جاتا ہے پھر سَبزی والا

(محمد شریف راگی)

مشق

(الف) درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے:

۱۔ بینگن کس رنگ کا ہوتا ہے؟

۲۔ چُقندر کس رنگ کے ہوتے ہیں؟

۳۔ ٹماٹر کس رنگ کے ہیں؟

(ب) خالی جگہ پُر کیجیے:

آیا ______________ والا آیا

___________ بھر کر سَبزی لایا

پالک لے لو، _________ لے لو

جو لینا ہے ___________ لے لو

(ج) اِس نظم میں جن سبزیوں کا ذکر ہے، اُن کی فہرست بنائیے۔

(د) لفظ بنائیے:

اُودا سے اُودے

کچّا سے ___________

ہرا سے ___________

کیلا سے ___________

سرگرمیاں:

- طلبہ انفرادی طور پر ترنُّم اور لے سے نظم پڑھیں گے۔ پھر معلم نظم کا ایک ایک شعر پڑھے گا اور طلبہ دہرائیں گے۔
- طلبہ دو گروہوں میں تقسیم ہوں گے۔ ایک گروہ سے کوئی طالب علم بورڈ پر کوئی جملہ تحریر کرے گا اور دوسرے گروہ کوئی طالب علم لفظ بدل کر نیا جملہ بنائے گا۔ اس طرح یہ کھیل جاری رہے گا۔

برائے اساتذہ:

- طلبہ کو مزاحیہ شاعروں سے متعارف کرائیے اور اُن کا کلام پڑھنے کی ترغیب دیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ سادہ ہدایات درست تلفظ اور لب و لہجے میں دے سکیں۔

۲۔ پھل، پھول، جان ور اور پرندوں کی تصویریں دیکھ کر ان کے نام لکھ سکیں۔

۳۔ انگریزی مہینوں کے نام خوش خط لکھ سکیں۔

۴۔ واوین اور قوسین کا درست استعمال کر سکیں۔

۵۔ تصویر / تقریر / نمائش دیکھ کر اس سرگرمی پر رائے دے سکیں۔

۶۔ کہانی سن / پڑھ کر اپنے پسندیدہ / ناپسندیدہ کرداروں کے بارے میں بتا سکیں۔

سبق پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے:

لُطف۔ سَیر و تفریح۔ سَوغات۔ بالائی۔ احتیاط۔ دِل فریب

بیسواں سبق:

سردی کا موسم

سال کے چار موسم ہوتے ہیں۔ گرمی، سردی، خزاں اور بہار۔ یہ سب موسم اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور ہر موسم کا مزا بھی الگ ہوتا ہے۔

ہم یہاں سردی کے موسم کی بات کرتے ہیں۔ ہمارے ملک پاکستان میں سردی کا موسم نومبر سے فروری تک رہتا ہے۔ اس موسم میں دن چھوٹے اور راتیں لمبی ہو جاتی ہیں۔ یہ موسم نومبر سے فروری تک رہتا ہے۔ پاکستان کے بالائی علاقوں میں سردیوں کا درجۂ حرارت منفی تک چلا جاتا ہے۔ اور بَرف باری بھی ہوتی ہے۔

مٹر، گاجر، مولی، میتھی اور شلجم اِس موسم کی خاص سبزیاں ہیں۔ سیب اور مالٹے اِس موسم کے خاص پھل ہیں۔ سردیوں کے موسم میں لوگ گرم چیزوں جیسے کافی، چائے، سوپ وغیرہ کا استعمال زیادہ کرتے ہیں۔

مونگ پھلی، چلغوزہ، کاجو، بادام، اخروٹ، خوبانی، ریوڑیاں، انجیر اور گُڑ سب سردیوں کی خاص سوغات ہیں۔ سردیوں کا موسم اپنے ساتھ بہت سے تحفے لاتا ہے۔ اس موسم میں احتیاط کرنا ضروری ہے کیوں کہ لوگ اس موسم میں کھانسی، نزلہ، زکام اور دیگر بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان سے بچنے کے لیے ہم گرم چیزوں کا استعمال کرتے ہیں اور گرم کپڑے مثلاً سویٹر، مفلر، دستانے وغیرہ پہنتے ہیں۔ سردی کا موسم بہت دل فریب ہوتا ہے۔ لوگ اس موسم سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجیے:

(الف) سردیوں میں ہم کون سے کپڑے پہنتے ہیں؟

(ب) سردیوں کا موسم کتنے مہینوں تک رہتا ہے؟

(ج) آپ سردی کے موسم سے کیسے لطف اندوز ہوتے ہیں؟

(د) سردی کے موسم میں بے احتیاطی کے نقصانات بیان کیجیے۔

۲۔ انگریزی مہینوں کے نام خوش خط لکھیے۔

۳۔ کسی تقریری مقابلے، نمائش یا کسی دل چسپ تصویر کے بارے میں اپنی رائے دیجیے۔

۴۔ درج ذیل تصویریں دیکھ کر تین تین جملے تحریر کیجیے:

______________ ______________ ______________	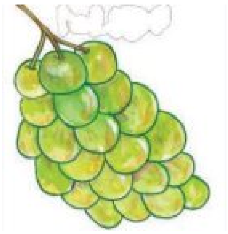
______________ ______________ ______________	
______________ ______________ ______________	

	______________ ______________ ______________
	______________ ______________ ______________

۵۔ درجِ ذیل جملوں میں واوین ” “ اور قوسین (   ) کا استعمال کیجیے:

(الف) پھل فروش: گاہک سے جناب یہ آم کھا کر دیکھیے۔

(ب) اس نے پوچھا: باجی! دکان پر یہ کیوں لکھا ہے؟

٦۔ آپ استاد کی حیثیت سے اپنے شاگردوں یا ڈاکٹر کی حیثیت سے اپنے مریضوں کو کیا ہدایات دیں گے۔

سرگرمی:

❖ بچوں کے رسالے سے کوئی منتخب کہانی کمرۂ جماعت میں پڑھی جائے گی اور طلبہ کہانی کے پسندیدہ / ناپسندیدہ کرداروں کے بارے میں بتائیں گے۔

برائے اساتذہ:

❖ طلبہ کو سردی سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر کے بارے میں معلومات فراہم کیجیے۔

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ بچوں کے رسالوں اور کہانیوں کو دلچسپی سے پڑھ سکیں۔

۲۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد بنا سکیں۔

۳۔ گھر، کمرۂ جماعت، اسکول سے نکلتے وقت الوداعی کلمات ادا کر سکیں مثلاً خدا حافظ۔ پھر ملیں گے۔

۴۔ اپنے اسکول / محلے کا تعارف کرا سکیں۔

۵۔ اپنا اور اپنے گھر والوں کا تعارف پیراگراف میں لکھ سکیں۔

سبق پڑھنے سے پہلے اپنے اُستاد کے ساتھ درج ذیل نئے الفاظ درست تلفظ سے پڑھیے اور ان کے معانی جانیے:

شاہ کار، سَیاحوں، دِل کَش، ڈیزائن۔ مَزار۔ تَعمیر۔ کُشادَہ

اکیسواں سبق:

سندھ کی تاریخی عمارات

رقبے کے لحاظ سے صوبۂ سندھ پاکستان کا تیسرا اور آبادی کے لحاظ سے دوسرا بڑا صوبہ ہے۔ سندھ کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ آج ہم آپ کو صوبۂ سندھ کی تاریخی عمارات کے بارے میں بتائیں گے۔

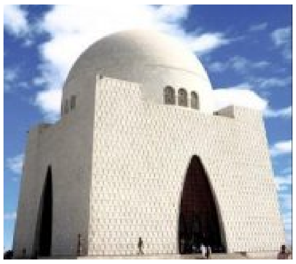

مزارِ قائد: پاکستان کے بانی قائد اعظم محمد علی جناح کی آخری آرام گاہ کراچی کے علاقے صدر میں واقع ہے، جس پر ایک خوب صورت مقبرہ تعمیر کیا گیا ہے۔ مزارِ قائد اپنی تعمیر کے لحاظ سے منفرد عمارت ہے۔ مزارِ قائد اپنی دل کشی کی وجہ سے ہمیشہ سیّاحوں سے بھرا رہتا ہے۔

فیض محل: خیرپور کے تالپور خاندان کا ایک عظیم تعمیراتی شاہ کار فیض محل ہے۔ اسے میر سہراب خان نے ۱۷۹۸ء میں تعمیر کروایا تھا۔

شاہ جہانی مسجد ٹھٹّھہ: سترھویں صدی عیسوی کی یہ مسجد مغلیہ دور کا تعمیراتی شاہ کار سمجھی جاتی ہے۔ یوں تو مغلیہ دور میں بہت سی عمارات تعمیر ہوئیں، جن میں دہلی اور لاہور کے شاہی قلعے اور دہلی کی جامع مسجد بھی شامل ہے، مگر صوبۂ سندھ میں واقع شاہ جہانی مسجد خوب صورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس مسجد کی تعمیر ۱۶۴۴ء میں شروع ہو کر ۱۶۴۷ء میں مکمل ہوئی۔

کچّا قلعہ حیدرآباد: سندھ کے حکمران غلام شاہ کلہوڑو نے حیدرآباد کی حفاظت کے لیے اپنے دورِ حکومت میں دو قلعے تعمیر کروائے ایک پکّا قلعہ اور دوسرا کچّا قلعہ۔ ۱۷۰۰ء میں کچّا قلعہ چکنی مٹّی، ماش کی دال اور ٹاٹ سے تعمیر کیا گیا۔ صدیاں گزر جانے اور موسمی تبدیلیوں کی وجہ سے اس کی اونچائی میں فرق آگیا ہے۔

ماڈل اسکول حیدرآباد: کشادہ ہال اور ہوادار کمروں پر مشتمل یہ عمارت دِیوان وَلی داس نے ۱۸۲۷ء میں تعمیر کروائی۔ سندھ یونی ورسٹی جب کراچی سے حیدرآباد منتقل ہوئی تو یہ اُس کا پہلا کیمپس بنا، اس لیے اسے اولڈ کیمپس بھی کہا جاتا ہے۔ ماڈل اسکول حیدرآباد کی عمارت میں مسلمانوں کی مسجد، ہندوؤں کے مندر اور عیسائیوں کے گرجا کی خصوصیات نمایاں ہیں۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب تحریر کیجیے:

(الف) سندھ کی کسی بھی پانچ مشہور عمارتوں کے نام لکھیے۔

(ب) شاہ جہانی مسجد کو دیکھ کر تاریخ کا کون سا دور یاد آتا ہے؟

(ج) کچّا قلعہ کیوں تعمیر کیا گیا؟

(د) مُغلیہ دور کی تین مشہور عمارتوں کے نام بتائیے۔

۲۔ درج ذیل الفاظ اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

آبادی۔ تعمیر۔ دل کشی۔ کشادہ۔ شاہ کار

۳۔ اپنا، اپنے گھر والوں کا، اپنے اسکول یا محلے کا تعارف پانچ جملوں میں خوش خط تحریر کیجیے۔

۴۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد بنائیے:

دال ۔ دروازے ۔ قلعہ ۔ مسجد ۔ شہروں

۵۔ درست الفاظ چُن کر خالی جگہیں پُر کیجیے:

(الف) فیض محل ______________ میں واقع ہے۔ (لاڑکانہ۔ خیر پور۔ حیدرآباد۔ کراچی)

(ب) لاہور کا ______________ قلعہ مغلیہ دور میں تعمیر ہوا۔ (کچّا۔ پکّا۔ شاہی۔ بادشاہی)

(ج) ہم نماز پڑھنے ______________ میں جاتے ہیں۔ (اسکول۔ باغ۔ مسجد۔ عید گاہ)

(د) رقبے کے لحاظ سے صوبہ سندھ پاکستان کا ______ بڑا صوبہ ہے۔ (پہلا۔ دوسرا۔ تیسرا۔ چوتھا)

(ہ) شاہ جہانی مسجد ______________ میں ہے۔ (کراچی۔ ٹھٹہ۔ حیدرآباد۔ لاڑکانہ)

سرگرمیاں:

❖ طلبہ اپنے شہر، علاقے کی مشہور عمارت یا مسجد کے بارے میں معلومات کمرۂ جماعت میں پیش کریں گے۔

❖ طلبہ اپنے اپنے شہر میں موجود کسی تفریحی مقام کی سیر کر کے اس کے بارے میں اپنے ساتھیوں کو بتائیں گے۔

برائے اساتذہ:

❖ طلبہ کو بتائیے کہ گھر / کمرۂ جماعت / اسکول سے نکلتے وقت کون کون سے الوداعی الفاظ ادا کیے جاتے ہیں۔

❖ طلبہ کے لیے بچوں کی کہانیوں اور رسالوں کا بندوبست کیجیے، جنھیں وہ دل چسپی کے ساتھ پڑھ سکیں۔